WWW KHATM-E-NABUWWAT. COM.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۹ تا ۱۵ صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۵ تا ۱۱ جون ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۲

رحمتِ عالم ﷺ کی شفقت و سادگی

لاتوں کا بھوت باتوں سے نہیں مانتا

قادیانی شعائرِ اسلام استعمال نہیں کر سکتے

وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ

افسانہ یا حقیقت؟

شیاطین کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

غدّار کی تلاش

امام اہلسنّت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

جہانگیر علی، کراچی

س..... ۲۰ جمادی الاول ۱۴۱۸ھ کو میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں مدینہ منورہ کی کسی مضافاتی بستی میں ہوں، جس میں کچھ ہرے بھرے درخت بھی ہیں، اور کچھ سبزہ بھی ہے۔ اسی دوران نماز کا وقت ہوجاتا ہے۔ نماز کی تیاری کے لئے جب بیت الخلا تلاش کرتا ہوں تو چند بوسیدہ سے بیت الخلاء نظر آتے ہیں۔ جب طہارت کے لئے ان کے قریب جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ گندگی سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ یہاں تو استنجا نہیں ہوسکتا، یہاں تو اور ناپاک ہوجاؤ گے۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد ایک استنجا خانہ جو صاف نظر آیا ہے، اس میں استنجا وغیرہ سے فارغ ہوجاتا ہوں۔ اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہوکر جب مسجد میں پہنچتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہ مسجد تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار لوگ اس کیفیت میں ہیں کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہے، کوئی تلاوت کررہا ہے، اور کوئی ذکر میں مشغول ہے، جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر نماز ادا فرمارہے ہیں۔ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے دائیں جانب کچھ فاصلے پر ہوں، اور آپ کو اچھی طرح سے دیکھ رہا ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے مجمع میں منفرد ہیں، اور جسم مبارک کے جو حصے مجھے نظر آئے وہ انتہائی روشن اور چمکدار ہیں، اس کے ساتھ ہی مجھے اس بات نے تردد میں ڈال دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حلیہ مبارک اہل اللہ اور اہل علم ہمیں بتاتے ہیں، یا جو کتابوں میں لکھا ہے، اس کے مطابق ایک تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بہت کم دکھائی دی، اور دوسرا داڑھی مبارک بھی بہت مختصر سی مجھے نظر آئی، جبکہ علما سے سنا ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی، جس میں شیطان بھی شامل ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ نیز علما سے یہ بھی سنا ہے کہ خواب میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آتے ہیں، نہ کہ کوئی اور۔ آنجناب سے دریافت طلب امور یہ ہیں کہ:

(۱) کیا یہ واقعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت تھی؟

(۲) اگر زیارت تھی تو لوگوں میں اس کا اظہار کرنا کیسا ہے؟

(۳) اللہ کی اس نعمت کو شکر کے اعتبار سے لوگوں میں ظاہر کرنا کیسا ہے؟

(۴) سائل نے خواب کے ابتدا میں جو گندگی دیکھی ہے، وہ کیا ہے؟

(۵) یہ گندگی والی صورتحال سائل کو پہلے بھی کئی مرتبہ خواب میں پیش آچکی ہے، اس کی وضاحت فرمائیں؟

ج..... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت تھی، لیکن دیکھنے والوں کو اپنے اعمال کے مطابق آپ کی شبیہ مبارک نظر آتی ہے۔ اگر اس حلیہ کے مطابق نظر آئے، جو احادیث اور شمائل کی کتابوں میں آتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے، اور اگر کوئی بات اس کے خلاف نظر آئے تو اس کو اپنی کوتاہی اور گندگی پر محمول کرنا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرنا چاہئے۔ آپ کو جو گندگی میں بھری ہوئی جگہیں نظر آئیں، وہ اپنے نفس کی گندگیاں تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اعمال سنت کے مطابق نہیں ہیں، یا کسی قسم کی لغویات میں تم مبتلا ہو، اس لئے اخلاص کے ساتھ تمام گناہوں سے توبہ کرو، اور کثرت سے درود شریف پڑھو۔ (واللہ اعلم)

جائیداد اور عاق کرنا

اہلیہ اصغر سعید، کراچی

س..... میرے سسر ایک بدمزاج اور عیاش شخص ہیں۔ انہوں نے میری ساس پر بہت ظلم کئے۔ تین سال پہلے ساس کا انتقال ہوگیا۔ ۵ بچے ہیں، لیکن وہ ان کے ساتھ بہت بدسلوکی کرتے تھے، ایک دن حد کردی اور دو بیٹوں کو گھر سے نکال دیا۔ ایک بیٹے کی شادی مجھ سے ہوگئی۔ اپنے دونوں بیٹوں کو کہتے ہیں کہ تم کو جائیداد سے محروم کردیا ہے یعنی عاق کردیا ہے۔ کیا اس طرح ان کا بیٹوں کو عاق کرنا جائز ہے؟ کیا ان کی جائیداد میں میرے شوہر کا اور ان کے بھائی کا کتنا حصہ بنتا ہے؟ ان حالات میں حق کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟

ج..... شرعاً عاق کرنا غلط ہے، اور اگر کوئی عاق کربھی دے تو عاق نہیں ہوتا۔ بڑے میاں کو سمجھانا مشکل ہے، جبکہ وہ سمجھنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائے۔ جائیداد کی تقسیم مرنے کے بعد ہوتی ہے، زندگی میں نہیں۔ مرنے کے بعد جائیداد کی تقسیم کا مسئلہ پوچھا جائے۔ (واللہ اعلم)

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۹ تا ۱۵ صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۵ تا ۱۱ جون ۱۹۹۸ء | شمارہ ۲

بیاد:
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کرسکتے' وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ (مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری) ۶
- لاتوں کا بھوت باتوں سے نہیں مانتا......(علامہ احمد میاں حمادی) ۹
- رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و سادگی......(مسعود احمد قاسمی) ۱۰
- غداری کی تلاش ـــ افسانہ یا حقیقت (مولانا حافظ محمد حنیف ندیمؔ) ۱۳
- امام اہلسنّت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی (عبدالحی فاروقی) ۱۷
- مسلمانوں کا اختلاف و انتشار......(مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی) ۱۹
- حسد نیکیوں کو برباد کردیتا ہے......(محمد سعید علوی) ۲۲
- اخبار ختم نبوت ۲۴

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۵ روپے، سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت' نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی

پاکستان میں ایک مرتبہ پھر توہین رسالت کے قانون کے بارے میں امریکہ اور مغربی دنیا کی ایما اور اشارہ پر عیسائیوں کی طرف سے احتجاجی سلسلہ شروع ہوا ہے اور مطالبہ کیا جارہا ہے کہ اس قانون کو ختم کردیا جائے اور اس پر دی جانے والی سزا کو منسوخ کیا جائے' گویا جو ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور جس کی بنیاد میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آمیزش شامل کی گئی اور جس ملک کو عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا گیا اس ملک میں ہر فرد کو یہ اجازت ہو کہ وہ جو چاہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس سے متعلق بکواس کردے اور اس کو کچھ نہ کہا جائے۔ امریکہ بہادر کی طرف سے اس قانون کو منظور کیا گیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جن ممالک میں اس قسم کے امتیازی قوانین ہیں ان کو امداد نہیں دی جائے گی۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں توہین رسالت کے قانون کے سلسلے میں عیسائیوں نے احتجاجی مظاہرے کئے اور لاہور میں توڑ پھوڑ مچائی' عام تاثر یہ دیا جارہا ہے کہ یہ قانون عیسائیوں کے خلاف ہے' حالانکہ اس قانون میں کوئی ایسی قید نہیں' بلکہ مسلمان اور غیر مسلم تمام پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ توہین رسالت کا قانون صرف اسلام کے ساتھ ہی مختص نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام ادیان سماویہ جن کو "دین اسلام" سے تعبیر کیا جاتا ہے ان میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین ناقابل معافی جرم ہے۔ خود بائبل اور انجیل میں اس قسم کی تصریحات ملتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین کی سزا موت ہے' اور اسلام میں اس کی سزا کے بارے میں تو قطعی دلائل موجود ہیں۔ خود نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ کی ذات اقدس پر سب و شتم کرنے والے کے لئے سزائے موت کا حکم سنایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ غیر مسلم تو غیر مسلم مسلمانوں کی طرف سے بھی ایسی کوئی گستاخی کی جائے تو وہ بھی واجب القتل ہوں گے۔

مفہومات آیات:

"آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ تم ہنسی کرتے ہو؟ تم اب (یہ بے ہودہ) عذر مت کرو تم تو اپنے کو مومن کہہ کر کفر کرنے لگے۔"

"دوسری جگہ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کو ملعون قرار دیا گیا۔" (التوبہ)

"بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب)

قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو واجب القتل قرار دیا ہے۔

"وہ بھی (ہر طرف) پھٹکارے ہوئے جہاں میں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی۔" (الاحزاب)

نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں ایسے شاتم رسول کو سزائے موت دی گئی۔

"ابن خطل کا واقعہ مشہور ہے کہ اس خبیث کو توہین رسالت کے جرم میں عین اس وقت قتل کیا گیا جبکہ وہ غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا تھا۔ ابو رافع یہودی کو سب و شتم رسالت کے جرم میں جہنم رسید کیا گیا۔"

ان احکامات کی موجودگی میں کسی اسلامی ملک میں اس بات کا تصور نہیں کیا جاسکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کی اجازت دے اور کسی بھی طور پر دباؤ میں نہ آئے اور اس قانون کے سلسلے میں کسی قسم کی ترمیم کا سوچنے کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ کیونکہ مسلمانان پاکستان اس اقدام پر بھی حکومت کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے' اسی طرح اس قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کی کسی صورت میں گنجائش نہیں۔ کیونکہ بے نظیر حکومت نے اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کی کوشش کی تو پوری قوم نے احتجاج کرکے اس کو مسترد کردیا۔ اور بے مثال ہڑتال کے ذریعہ ریفرنڈم کردیا کہ اس قانون کے طریقہ کار میں کسی تبدیلی کی اجازت نہیں۔ موجودہ حکومت نے جو اس دور میں اپوزیشن میں تھی' اس ہڑتال میں بھرپور حصہ لیا تھا لیکن آج حکومت میں آنے کے بعد اس کا رویہ تبدیل ہوتا نظر آرہا ہے ابتدا میں راجہ ظفرالحق نے بیان جاری کیا تھا کہ اس قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جائے گی' لیکن اب وزیر قانون کی طرف سے بیان آیا ہے کہ اس سلسلے میں ترمیم پر غور کیا جارہا ہے اور راجہ ظفرالحق صاحب نے اس سلسلے میں علمائے کرام کا اجلاس بھی طلب کیا' جس میں ترمیم یا طریقہ کار میں تبدیلی کے سلسلے میں مذاکرات کئے جاسکیں۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون تمام طبقوں کے لئے ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے قادیانی' عیسائیوں سے شرارتیں کراتے ہیں' تاکہ امریکہ اور مغرب کا دباؤ ڈالا جاسکے۔ اس ترمیم کے ختم ہوتے ہی انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کا سیلاب پاکستان میں آجائے گا۔ قادیانی اپنی کتابیں کھلے عام فروخت کرنے لگیں گے'

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جائے گی' عیسائی مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمسخر کی کوشش کریں گے' جس کی وجہ سے آئے دن فسادات ہوں گے اور مسلمان خود علم الدینؒ اور غازی عبدالقیومؒ بن کر ان مجرمین کا قلع قمع کریں گے اور قانون عام لوگوں کے ہاتھوں میں آجائے گا اس لئے اس میں نہ ترمیم اور نہ ہی طریقہ کار میں تبدیلی کی جائے۔ البتہ قادیانیوں' عیسائیوں کو مجبور کردیا جائے کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کی جرات نہ کریں۔ ہماری علمائے کرام' خاص کر ملی یکجہتی کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی' سیکریٹری جنرل مولانا سمیع الحق' جمیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن' پروفیسر ساجد میر' قاضی حسین احمد' مولانا عبدالستار خان نیازی سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کو حکم جاری کردیں کہ ان کے رہنما حکومت کے کسی ایسے اجلاس میں شرکت نہ کریں' جس میں اس سلسلے کی مشاورت ہو تاکہ حکومت پر واضح ہوجائے کہ امت مسلمہ اس قانون کے سلسلے میں کسی قسم کی بات چیت کے لئے بھی تیار نہیں۔ اگر حکومت نے اس قانون کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تو اس کا اقتدار پر رہنا ناممکن ہوجائے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا تحفظ نہ کرنے والی حکومت پاکستان میں نہیں رہ سکتی۔

مولانا سید محمد بنوریؒ کی موت کا المناک سانحہ

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے بانی محدث العصر' مجاہد ملت' قائد تحریک ختم نبوت حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند مولانا سید محمد بنوری الحسینی ۲۶ر مئی ۱۹۹۸ء بروز منگل دوپہر کے قریب اپنے گھر کی بیٹھک میں مردہ حالت میں پائے گئے' وہ بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کی کنپٹی کے ایک طرف سے گولی لگ کر دوسری طرف سے نکل گئی تھی اور وہ اپنے خون میں نہائے ہوئے تھے' ان کے قریب ان کا اپنا ذاتی پستول پڑا ہوا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وللہ ما اخذ ولہ ما اعلیٰ وکل عندہ باجل مسمیٰ۔

پولیس نے اس واقعہ کو ابتدائی طور پر خودکشی قرار دیا' جبکہ بعض اہل علم اور مسلمانوں کی رائے ہے کہ مولانا سید محمد بنوریؒ کو ایسے انداز میں قتل کیا گیا ہے کہ خودکشی معلوم ہو' اس لئے اہل خاندان اور جامعہ کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ ہائی کورٹ کے جج سے اس واقعہ کی آزادانہ جوڈیشل انکوائری کرائی جائے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ یہ حادثہ کیسے پیش آیا' یہ اتنا المناک سانحہ اور دل خراش حادثہ ہے' اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے چنانچہ اس کی ہر طرف سے مذمت کی جارہی ہے اور اہل علم سے وابستہ تمام حضرات افسردہ ہیں اور ہر شخص مولانا سید محمد بنوریؒ کی وفات کو ایک سنگین حادثہ قرار دے رہا ہے' ۲۷ر مئی کی صبح ساڑھے نو بجے مولانا محمد طاسین مدظلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں علمائے کرام' اہل دین اور طلبا نے نماز جنازہ ادا کی' اور بعدازاں ان کو حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ' مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ' مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ کے پہلو میں سپرد خاک کردیا۔

مولانا سید محمد بنوریؒ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے بڑے صاحبزادے تھے اور اپنی والدہ کی اکلوتی نرینہ اولاد تھے۔ دوسری اہلیہ سے حضرت بنوریؒ کے ایک صاحبزادے مولانا سید سلمان بنوری ہیں جو دورہ حدیث میں تعلیم حاصل کررہے ہیں' مولانا محمد بنوریؒ مروجہ طریقہ سے درس نظامی کی تکمیل نہ کرسکے' البتہ بعض علمائے کرام سے کچھ کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں جامعہ کے بعض امور ان کے سپرد کئے تھے۔ حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ اور ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید کے ساتھ نائب مہتمم کے طور پر کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ جامعہ بنوری ٹاؤن میں بعض ابتدائی کتابیں بھی پڑھائیں۔

مولانا سید محمد بنوریؒ کی وفات پر گزشتہ روز جامعہ کی مجلس شوریٰ اور اہل خاندان کا اجتماع ہوا' جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مولانا سید محمد بنوریؒ کے المناک سانحہ کی تحقیقات کے سلسلے میں کارروائی اور مقدمہ کی پیروی مشترکہ طور پر کی جائے اور جامعہ کے تقدس کے لئے مشترکہ طور پر کام کیا جائے۔ ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا سید محمد بنوریؒ کی رحلت پر اظہار تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے قائم کردہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کرسکتے

وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ' - امابعد

۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے آرڈی نینس نمبر ۲۰ موسومہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ جس کے تحت مرزائیوں کے ہر دو گروپ لاہوری و قادیانی کو ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں سے روک دیا گیا۔ آرڈی نینس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور سی کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت:

۱- یہ آرڈی نینس قادیانی و لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (امتناع و تعزیر) آرڈی نینس ۱۹۸۴ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲- یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۳- اس آرڈی نینس کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود موثر ہوں گے۔

۴- مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ نمبر ۴۵' ۱۸۶۰ء میں باب ۱۵ میں دفعہ ۲۹۸ الف کے بعد نئی دفعات بی اور سی کا اضافہ ہوا۔

۲۹۸ ب= بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال

۱- قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو "احمدی" یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعہ خواہ زبانی یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعہ

(الف) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المومنین' خلیفۃ المومنین' خلیفۃ المسلمین' صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ب) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المومنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔

تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲- قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعہ خواہ زبانی ہو یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے' جس طرح کہ مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب بھی ہوگا۔

۲۹۸ ج= قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے۔ کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی' جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔

اس آرڈی نینس کے تحت سب پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈی نینس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۴ میں بھی ترمیم کردی گئی ہے۔ جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے پریس کو بند کردے جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کردے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس کتاب یا اخبار پر قبضہ کرے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس دفعہ کی رو سے پابندی ہے۔

اس آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد:

۱- قادیانی گروپ کا لیڈر مرزا طاہر' ملک عزیز

پاکستان سے مجرمانہ فرار اختیار کرکے یکم مئی ۱۹۸۱ء کو انگلستان چلا گیا۔ جو تادم تحریر وہاں پر ہے اور تادم زندگی وہاں پر رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز

۲۔ قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ پر (جسے وہ نعوذباللہ ظلی حج کا درجہ دیتے ہیں) پابندی لگ گئی۔

۳۔ قادیانیوں کے اخبار الفضل پر پابندی لگ گئی۔ قادیانیوں اور لاہوریوں نے فوری طور پر اس آرڈی نینس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کردیا کہ یہ آرڈی نینس قرآن و سنت کے منافی ہے۔

وفاقی شرعی عدالت کے پانچ رکنی بنچ نے اس کیس کی سماعت کی۔ بنچ جسٹس آفتاب احمد' جسٹس فخر عالم' جسٹس چودھری محمد صدیق' جسٹس مولانا ملک غلام علی' جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل تھا۔

قادیانیوں کی طرف سے مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کی طرف سے کیپٹن ریٹائرڈ عبدالواحد لاہوری مرزائی پیش ہوئے۔ جب کہ مدعا علیہ حکومت پاکستان کی طرف سے حاجی شیخ غیاث محمد ایڈووکیٹ' جناب ایم بی زمان ایڈووکیٹ اور سید ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء سے ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء (سوائے چھٹیوں) کے سماعت جاری رہی۔

کیس کی سماعت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے حکم پر مفکر اسلام حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمتہ اللہ علیہ (جو ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ تھے) نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے:

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری ملتان سے بیسیوں بکسوں پر مشتمل ضروری کتب و رسائل و ریکارڈ لاہور منگوالیا۔

☆ کراچی سے عالم اسلام کے معروف اسکالر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشریات (ان دنوں) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور ملتان سے مناظر اسلام اور عالمی مجلس کے ناظم تبلیغ (ان دنوں) حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر اور ربوہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اللہ وسایا کو لاہور طلب کرلیا۔ لاہور میں ان حضرات کی معاونت کے لئے مولانا کریم بخش علی پوری جو ان دنوں لاہور مجلس کے مبلغ تھے' کی ڈیوٹی لگائی گئی۔

☆ ایک فوٹو اسٹیٹ مشین کرایہ پر حاصل کرلی گئی۔

☆ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اور مولانا عبیداللہ صاحب مہتمم جامعہ نے جامعہ کی لائبریری ان حضرات کے لئے کھول دی۔

☆ تقریباً" مہینہ بھر میں اکیس دن سماعت ہوئی۔

☆ عدالت نے مولانا صدرالدین الرفاعی' پروفیسر محمود احمد غازی' علامہ تاج الدین حیدری' پروفیسر محمد اشرف' علامہ مرزا محمد یوسف' پروفیسر مولانا طاہرالقادری اور قاضی مجیب الرحمٰن کو اپنی معاونت کے لئے بلایا جن کے تفصیلی بیانات ہوئے۔ مفکر اسلام مولانا علامہ خالد محمود نے مناظر اسلام منظور احمد چنیوٹی کی معاونت سے ایک تحریری بیان مرتب کیا جو عدالت میں پڑھا تو نہ جاسکا' البتہ عدالت میں جمع کرادیا گیا (بعد میں اسے جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ترجمان الرشید میں "قادیانیوں کی قانونی حیثیت" کے نام سے مستقل اشاعت میں شائع بھی کردیا گیا۔)

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم حضرت سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم کی سربراہی میں لاہور کے علماء عدالت میں ہر روز تشریف لاتے رہے۔

☆ عدالت میں اتنا رش ہوتا کہ عدالت کا وسیع و عریض ہال اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود ناکافی ہوجاتا' آخر میں عدالت کو پاس جاری کرنے پڑے۔

☆ ہر روز کی کارروائی کے بعد شام کو مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر کے ساتھ مسلمان وکلاء کی جامعہ اشرفیہ فیروز پور لاہور کی لائبریری میں گھنٹوں ملاقات ہوتی۔ متعلقہ امور پر مشاورت' حوالہ جات کی تلاش ہوتی۔ ان کے فوٹو اسٹیٹ حاصل کئے جاتے' بیانات لکھے جاتے' قادیانی وساوس و دجل و فریب کے جواب تیار کئے جاتے اور یوں حق تعالیٰ کی طرف سے عنایت کردہ توفیق و کرم سے مہینہ بھر یہ محنت جاری رہی۔

☆ جب مسلمان وکلاء کے بیانات و بحث شروع ہوئی تو عدالت کے سامنے وکلاء کے ساتھ پہلی لائن میں وسیع و عریض دو میز رکھے' جن پر اسلامی اور قادیانی کتب کا ذخیرہ سلیقہ سے رکھا جاتا۔ وکلاء کو پہلے سے تیار شدہ حوالہ جات و کتب دینے کی ذمہ داری مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر اور مولانا اللہ وسایا نے نبھائی۔

☆ جب مسلمان وکلاء نے اپنے دلائل و براہین کے انبار لگائے تو مسلمانوں کے چہرے ہشاش بشاش اور قادیانیوں پر شرمندگی کے آثار قابل دید ہوتے۔

☆ مسلمان وکلاء کے دلائل سے متاثر ہوکر کچھ قادیانیوں نے حضرت مولانا عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ (اخبارات میں خبریں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔)

قومی پریس نے ہر روز کی کارروائی شہ سرخیوں سے شائع کی۔ جس سے اندرون و

بیرون ملک تمام مسلمان کی نگاہیں اس کیس کی طرف لگ گئیں۔

اللہ رب العزت کی رحمت و کرم اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ امت مسلمہ کے لئے واحد سہارا تھیں۔ قادیانی اپنے طور پر اندرون و بیرون ملک سے دباؤ بڑھا رہے تھے۔ ملک کی تمام بے دین لابیاں اس کو اپنے لئے موت و حیات کا مسئلہ بنائے کھڑی تھیں۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم ایک مارشل لاء کے ذریعہ برسر اقتدار آئے تھے۔ اس کی آمریت کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے بعض جمہوری بچوں کو اور سیکولر جماعتوں کے بعض کارکنوں کو قادیانیوں نے خوب خوب استعمال کیا۔

غرضیکہ کفر اور اسلام کا معرکہ تھا' حق و باطل کی جنگ تھی' مسلمان اور قادیانی آپس میں برسرپیکار تھے۔ قادیانی اپنے طور پر خوش تھے کہ جسٹس آفتاب پہلے ڈیرہ غازی خان کی ایک مسجد کے کیس میں قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دے چکا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے زمانہ میں یہودیوں کی ایک تنظیم فری میسن پر پابندی لگادی تھی۔ یہودیوں اور ان کے آلہ کاروں نے لاہور ہائیکورٹ میں اس پابندی کو چیلنج کیا تو اسی جسٹس آفتاب نے یہودی تنظیم پر سے پابندی ختم کردی تھی۔ ایسے ڈھب کے جج صاحب' قادیانیوں کی مطلب براری کے لئے مفید مطلب ہونے میں کوئی شبہ نہ تھا۔

آخر حق تعالیٰ کی شان کریمی کا اظہار ہوا' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں امت کے کام آگئیں اور ۱۲ جولائی ۱۹۸۴ء کو اس جسٹس آفتاب صاحب کے قلم سے قادیانیوں کی اپیلیں خارج کردی گئیں۔ قادیانیوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور امت مسلمہ کو ایک بار پھر جھوٹی امت قادیانیت پر فتح حاصل ہوگئی۔ ۱۲ جولائی کو پہلے وقت جب بحث سمیٹی گئی تو تمام حاضرین ہال کے باہر آگئے۔ جج صاحبان فیصلہ لکھنے کے لئے عدالت کے ملحقہ ریٹائرنگ روم میں چلے گئے۔ عدالت کے لان میں ایک پیپل کے درخت کے زیر سایہ علماء و مشائخ جمع تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز سید حضرت انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم جو دو بزرگوں نے زمین پر بیٹھتے ہی سر جھکائے اور مراقبہ میں چلے گئے۔ اس منظر کی آسان تعبیر یہ ہوگی کہ عدالت کے اندر جج صاحبان فیصلہ کے لئے قلم تول رہے تھے اور عدالت سے باہر یہ بزرگ اپنے رب کی رحمتوں کے دروازے پر دستک دے رہے تھے۔

اللہ رب العزت کا کرم و فضل ہوا کہ جسٹس آفتاب نے دو صفحاتی اجمالی فیصلہ لکھا۔

باقی تمام جج صاحبان نے دستخط کئے' متفقہ طور پر فیصلہ ہوا' وکلاء کو اندر بلا لیا گیا۔ اہل اسلام کے وکیل اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی سعادت حاصل کرنے والے ایڈووکیٹ جناب سید ریاض الحسن گیلانی جب فیصلہ سن کر عدالت کے کمرے سے وکٹری کا نشان بنائے باہر آئے تو مسلمانوں نے عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہوکر صدائے اللہ اکبر بلند کی۔ نعرہ تکبیر کی آواز پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو دونوں بزرگوں کے چہرہ پر خوشی کے آنسوؤں کی جھڑیاں لگی ہوئی تھیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمتہ اللہ علیہ فیصلہ سنتے ہی سربسجود ہوگئے۔

اسلام زندہ باد' قادیانی مردہ باد' یہ منظر کبھی نہ بھولے گا کہ فیصلہ کے بعد قادیانی وکیل تو کسی عقبی دروازہ سے کھسک گئے اور باقی قادیانی ایسے گم ہوئے جیسے مرزا قادیانی کے دل سے حیا گم ہوگئی تھی۔ اس دو صفحاتی فیصلہ میں لکھا تھا کہ تفصیلی فیصلہ بعد میں دیا جائے گا۔ جسٹس آفتاب ریٹائرڈ ہوگئے تو اس کے بعد جسٹس فخر عالم صاحب چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت بنے۔ وہ بنچ کے بھی سینئر رکن تھے' انہوں نے اس مقدمہ کا تفصیلی فیصلہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو سنایا۔ جو اردو ایڈیشن کے ۲۴۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ فیصلہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

اس فیصلہ نے قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھ دیا۔ قادیانیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ مرزائیت رسوا ہوگئی' اسلام جیت گیا' کفر ہار گیا۔ **قل جاء الحق وزهق الباطل** کی عملی تفسیر مسلمانوں نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ فلحمدللہ اولا واخرا

وفاقی شرعی عدالت نے آرڈی نینس کو قرآن وسنت کے مطابق قرار دے دیا۔

اس امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعہ پریس آرڈی نینس میں بھی ترمیم کردی گئی تھی۔ جس کے تحت الفضل ربوہ بند ہوگیا تھا۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی صاحبزادی بیگم زرداری' محترمہ بے نظیر صاحبہ تشریف لائیں تو پریس کی آزادی کے ضمن میں اقدامات کرتے ہوئے پریس آرڈی نینس کی ترمیم کو اڑادیا۔ جناب صدر مملکت غلام اسحاق خان نے اس پر تائیدی دستخط کردیئے۔ الفضل جاری ہوگیا' محترمہ بے نظیر صاحبہ اور اسحاق خان کی اس حرکت کا ہمارے پاس سوائے افسوس کے اور کوئی علاج نہ تھا۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب ان دنوں قومی اسمبلی کے ممبر تھے' انہوں نے بڑی کوشش و سعی کی مگر محترمہ بے نظیر صاحبہ اور وزیر داخلہ اعتزاز صاحب نے پٹھے پر ہاتھ نہ دھرنے دیا۔ الفضل نے اپنی ترنگ میں آکر چوکڑی بھرنی چاہی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسے مقدمات میں الجھادیا۔ اسے

باقی صفحہ ۳

علامہ احمد میاں حمادی

لاتوں کا بھوت باتوں سے نہیں مانتا

دین اسلام کی رواداری کی یہ مثال بھی عجیب ہے کہ اگر کفار کا لشکر اہل اسلام پر حملہ آور ہو اور مسلمان دفاعی جنگ لڑ رہے ہوں تو عین حالت جنگ میں بھی کفار صلح کی درخواست کریں تو ان سے بھی باوجود ان کے کفر پر قائم رہنے کے صلح کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح اسلام میں مرتد واجب القتل ہے مگر اس کے ساتھ بھی رعایت و رواداری کا حکم ہے۔ حالانکہ غدار اور باغی کے ساتھ کوئی بھی رعایت نہیں ہوگی مگر اسلام کا حکم ہے کہ پہلے اسے سنو اس کے تمام شکوک و شبہات کا تسلی بخش جواب دے کر لاجواب کرو پھر بھی نہ مانے تو اس غدار و باغی کو قتل کردو مگر یہی رواداری و مروت کا علمبردار دین اسلام مدعیان نبوت منکرین ختم نبوت کے ساتھ کسی رعایت و مروت کا روادار نہیں' بس اگر توبہ کرے تو معاف ہے۔ ورنہ واجب القتل ہے ایسا کیوں؟

اس لئے کہ یہ کفر صرف کفر ہی نہیں بلکہ اسلام کے لئے کینسر بھی ہے اور وہی لاتوں کا بھوت بھی ہے جو اپنی نیشانہ فطرت کی وجہ سے باتوں سے ماننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔

قادیانی یا مرزائی ٹولہ اسی کفر کے علمبردار ہیں جو کہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کو جھٹلاتے ہوئے دین اسلام کو کفر منوانے پر بضد ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ دجالی نبوت کو اصلی اسلام کہنے پر مصر ہیں' چونکہ یہ واجب القتل ٹولہ ستاسی برس (۱۸۶۱ء تا ۱۹۴۷ء) اس انگریز کی حکومت میں پیدا ہوا اور پروان چڑھا۔

جس انگریز کی حکومت میں آج بھی شیطان رشدی گستاخ رسول نہ صرف زندہ ہے بلکہ حفاظتی اداروں کی حفاظت میں آرام سے بیٹھا ہوا ہے' حالانکہ ایک سو پچیس کروڑ مسلمان چیخ اٹھے کہ یہ شخص واجب القتل ہے اسے کسی بھی اسلامی حکومت کے حوالے کیا جائے مگر حکومت برطانیہ نے ایک نہ سنی تو اسی برطانوی سامراج حکومت کی وجہ سے مرزائی بھی قتل نہ ہوسکے تاہم امت مسلمہ اور علماء اسلام خاموش نہ رہے' بلکہ زبانی و قلمی جہاد کرتے رہے۔

تقسیم کے بعد ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک کے وقت صرف صوبہ پنجاب کے دس ہزار (بحوالہ منیر انکوائری) فی الواقع تیس ہزار مسلمانوں نے اپنے خون شہادت کا نذرانہ پیش کرکے دنیا کی آنکھیں کھول دیں پھر ۱۹۷۴ء میں آئین پاکستان میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا مگر لاتوں کے بھوت نے باتوں سے نہ مانا بالآخر ۱۹۸۴ء میں ان کے خلاف ہلکی پھلکی سزاؤں کا نفاذ ہوا تو یہ لوگ خود ہی وفاقی شرعی عدالت میں گئے عدالت میں سماعت کے بعد ان کی سزاؤں کو ضروری قرار دیا مگر ان لوگوں نے فیصلہ کیا ماننا الٹا وفاقی شرعی عدالت کو "نام نہاد" شرعی عدالت لکھ کر ملکی عدالت عالیہ کا مذاق اڑایا اور توہین عدالت کے مرتکب ہوئے۔

اسی طرح ۱۹۸۹ء کو اسی دجالی نبوت کا صد سالہ جشن (امت مسلمہ کے زخمی دلوں پر نمک پاشی) کا ان پر خبط سوار ہوا اور اس کا اعلان کردیا' جس پر تقریباً" ان کے خلاف پورے ملک میں شدید احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا' بالآخر ملک کے کونے کونے سے غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام آباد پہنچنا شروع ہوئے' سرگودھا سے ۳۱۳ کا سر بکفن وفد بھی پہنچا حکومت کو حالات کی نزاکت کا اندازہ ہوگیا اس وقت کے وزیر اعلیٰ موجودہ وزیر اعظم جناب محمد نواز شریف نے ان کے جشن پر پابندی عائد کردی جس پر مرزائیوں کا بھگوڑا رہنما مرزا طاہر چیخ اٹھا اور اس کے چیلوں (مرزائیوں نے خود ہی عدالت عالیہ لاہور میں اس پابندی کو چیلنج کیا) حسب عادت عدالتی کارروائی میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان نے زیر نظر مبنی پر انصاف فیصلہ صادر فرمایا' اللہ تعالیٰ جسٹس موصوف کو پوری امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس فیصلے کی کئی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مرزائیت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کردیا گیا کہ فیصلے کا قاری اچھی طرح سمجھ لے گا کہ مرزائیت کیا ہے؟ اور اسلام کیا ہے اور مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ بایں ہمہ یہ سوال اپنی جگہ پر قائم ہے کہ لاتوں کا بھوت باتوں سے ماننے کے لئے آمادہ ہوگا یا ملک کی عدالت عالیہ کو بھی حسب سابق نام نہاد عدالت کہہ کر مذاق اڑائے گا' اور توہین عدالت کا مرتکب ہوگا؟

اس فیصلہ کی دوسری اہم خصوصیت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صرف مدعی نبوت ہی نہیں تھا بلکہ بدترین قسم کا شاتم رسول بھی تھا اس کے پیروکار (مرزائی) بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ مگر عام طور پر پڑھا لکھا شخص ان کے اس ارتکاب جرم کو سمجھنے سے اس لئے قاصر تھا کہ کوئی بھی شریف آدمی خواہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو اس قسم کی خباثت کا تصور بھی نہیں کرسکتا پاکستان عدالتی فیصلوں میں یہ بات

باقی صفحہ ۱۳ پر

مسعود احمد قاسمی، فقیر والی

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و سادگی

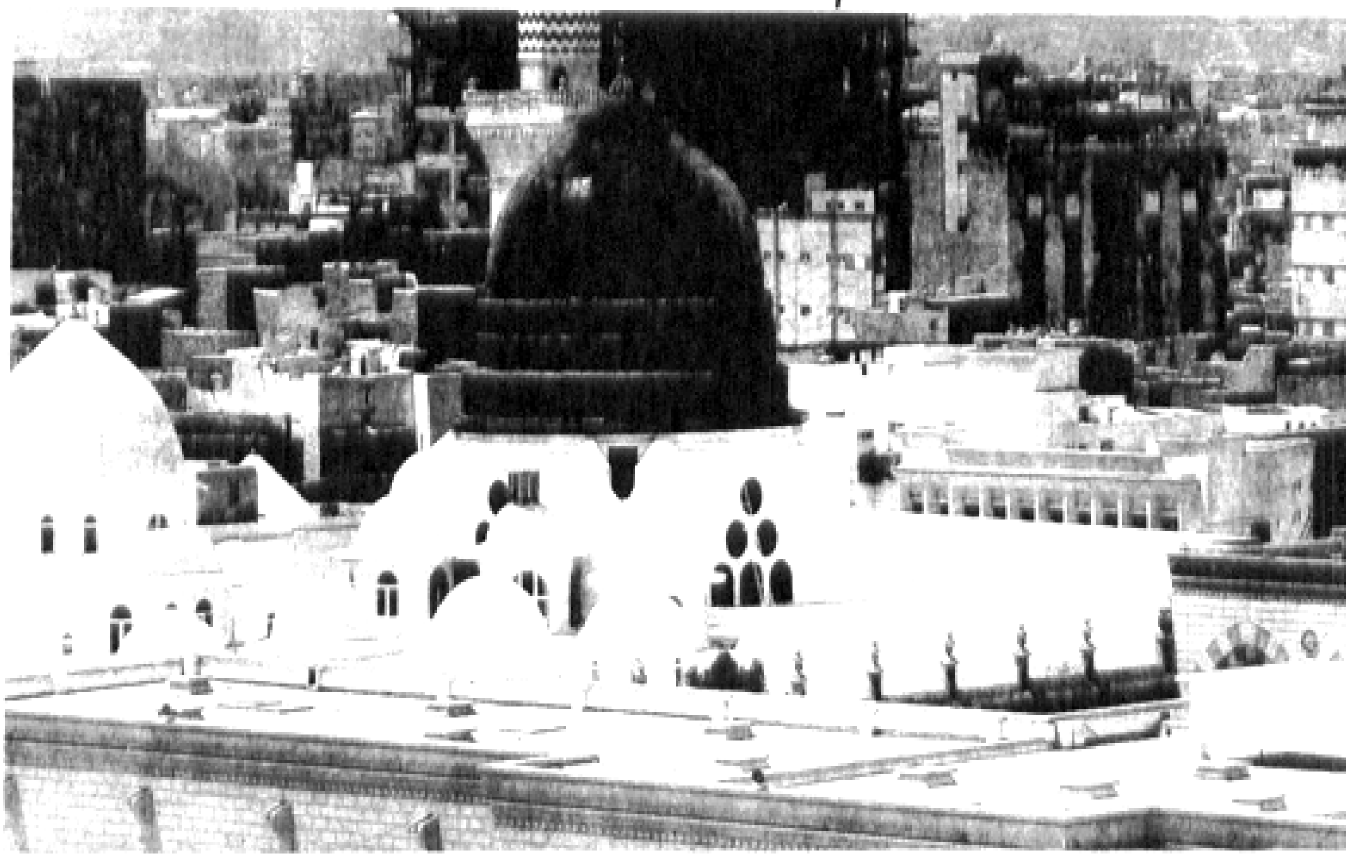

اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شفیق اور رحمدل تھے، دوست، دشمن سب کے ساتھ محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھتے تو اس کا دکھ درد دور کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ غریبوں اور محتاجوں کی مدد فرماتے، بیماروں کی خبرگیری کرتے اپنے اور پرائے کے غم میں شریک ہوتے، برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے دوسروں کی غلطیوں کو فراخ دلی سے معاف کردیتے، کبھی کسی کا دل نہ دکھاتے، کسی سائل کو کبھی نہ جھڑکتے، ہمسایوں کا خاص خیال رکھتے، اگر کوئی مقروض قرض ادا کرنے کے قابل نہ ہوتا تو اس کا قرض خود ادا کردیتے، کوئی بھوکا ہوتا تو اس کو کھانا کھلادیتے۔

الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرم دلی حلم اور انسانی ہمدردی کا ایسا بہترین نمونہ پیش کیا کہ اگر ہم اس پر عمل کریں تو زندگی جنت بن سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے آپ کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی، بلکہ الٹا آپ کا مذاق اڑایا اور چند اوباش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگادیے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھراؤ کیا، جس سے آپ کا جسم مبارک لہولہان ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غلام زید بن حارثہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کے لئے بددعا کریں، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی "اے اللہ اس قوم کو ہدایت دے یہ جانتے نہیں۔"

جنگ بدر اسلام کا انتہائی اہم غزوہ ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی اور انہوں نے ستر کافروں کو قیدی بنالیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ان قیدیوں کو کھانے پینے کی تکلیف نہ ہونے پائے چنانچہ جو کچھ گھر میں پکتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے سامنے لاکر رکھتے اور خود بھوکے رہتے یا کھجوریں کھاکر گزارا کرلیتے، ان قیدیوں کے ہاتھ پاؤں رسیوں میں جکڑ کر باندھ دیئے گئے تھے اور وہ درد سے بار بار کراہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کراہنے کی آواز سنتے تو بے چین ہوجاتے چنانچہ آپ کے حکم سے رسیوں کی گرہیں ڈھیلی کردی گئیں۔ دشمنوں سے حسن سلوک کا سب سے بڑا واقعہ فتح مکہ کے روز پیش

آیا۔ وہی قریش جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے دشمن تھے' جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سال تک چین نہ لینے دیا تھا۔ جب شکست تسلیم کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بہت سہمے ہوئے تھے' وہ دل میں سوچ رہے تھے کہ معلوم نہیں آج ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا' اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جاؤ آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں' تم آزاد ہو۔" ابوسفیان نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں پہنچائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی

معاف کردیا بلکہ اس روز یہ فرمایا کہ جو کوئی ان کے ہاں پناہ لے امن میں ہے ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے جنگ احد میں وحشی نامی ایک حبشی غلام سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرایا اور ان کا کلیجہ اپنے دانتوں سے چبایا تھا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی معاف فرمادیا۔ قریش عام معافی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر خاص شفقت فرماتے تھے' جب ان کے پاس سے گزرتے تو سلام میں پہل کرتے معمول تھا کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں اپنے ساتھ سواری پر بٹھالیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پیار کرتے اور چومتے تھے ایک مرتبہ عید کے دن آپ اپنے پیارے نواسوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے کے لئے جارہے تھے' راستے میں ایک یتیم بچے کو دیکھا اس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے اور وہ رورہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرے والدین فوت ہوچکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے' اس بچے کو اپنے ساتھ لے آئے اور نواسوں کے کپڑے اسے پہنائے اور اچھے اچھے کھانے کھلائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے' اس لئے اللہ کو وہ بندہ سب سے پیارا ہے جو دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا مسلمانوں کے آپس میں تعلق کی مثال ایک جسم کی سی ہے' اگر جسم کا کوئی حصہ بیمار ہوجائے تو سارا جسم بے چین ہوجاتا ہے۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں پر بھی بے حد مہربان تھے۔

ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ بچے کہاں سے لئے ہیں؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک جھاڑی کے قریب سے گزرتے ہوئے ان کی آواز سنی تو انہیں پکڑلیا' ان کی ماں بے تاب ہوکر میرے سر پر چکر کاٹنے لگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فوراً" جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ۔ ایک دفعہ آپ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے' وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا اور اس کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلاکر کہا' اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے؟ شفقت اور رحم دلی کے علاوہ سادگی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی جس سادگی سے بسر کی اس کی مثال نہیں ملتی۔ آخری برسوں میں سارا عرب اسلام کے زیر نگیں ہوگیا تھا اور ہر طرف سے بے حساب دولت مدینہ میں آنے لگی

تھی۔ اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نفرت نہ تھی لیکن آپ دنیا کی آسائشوں میں دل لگا کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا چاہتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کام خود کرتے خود جھاڑو دیتے' مویشیوں کو چارا خود ڈالتے' اونٹ کو خود باندھتے' بکری کا دودھ خود نکالتے' بازار سے سودا سلف خرید لاتے' اپنا جوتا گانٹھ لیتے' کپڑا پھٹ جاتا تو اسے خود پیوند لگالیتے' خانہ کعبہ' مسجد نبوی کی تعمیر اور جنگ خندق کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر امیر اور غریب کی دعوت قبول

کرلیتے' غریبوں' غلاموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے مل کر کھانے میں خوشی محسوس کرتے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی اجنبی آدمی امتیاز نہیں کرسکتا تھا مجلس میں جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے اور زمین یا فرش پر بیٹھ جانے میں بھی عار نہ سمجھتے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سادہ غذا پسند تھی' زیادہ تر کھجور اور پانی ہی پر گزر فرماتے' کبھی صرف جو کے بغیر چھنے آٹے کی سوکھی روٹی کھالیتے سرکہ' شہد' زیتون کا تیل' حلوہ اور کدو

بڑے شوق سے کھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جو کا آٹا ہانڈی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیا جاتا' اس میں زیتون کا تیل زیرہ اور کالی مرچیں ڈال دی جاتیں پک جاتا تو یہ کھانا بڑے شوق سے کھاتے۔ ٹھنڈا پانی پی کر بہت خوش ہوتے' اکثر بیٹھ کر اور تین سانسوں میں پیتے آپ نے کبھی متواتر تین دن تک گندم کی روٹی نہیں کھائی آپ کی خواہش ہوتی تھی کہ ایک دن کھاؤں اور خدا کا شکر ادا کروں دوسرے دن

بھوکا رہوں اور خدا سے مانگوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس بھی سادہ مگر صاف ستھرا ہوتا تھا۔ آپ بان کی چارپائی پر سوتے جس سے جسم مبارک پر نشان پڑجاتے تھے آپ چٹائی یا خالی زمین پر بھی آرام فرمالیتے تھے' پورے عرب کے حکمران ہوتے ہوئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رہائش کے لئے کوئی عالی شان مکان نہ بنوایا بلکہ ساری عمر ایک سادہ سے حجرے میں گزاردی۔ ایک دفعہ کسی غزوے سے واپسی پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ چھت پر خوبصورتی کے لئے کپڑا لٹکا ہوا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے کپڑا اس لئے نہیں دیا کہ مٹی اور پتھر کو کپڑے پہنائے جائیں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے راستے میں ایک گنبد نما مکان نظر آیا' آپ نے پوچھا یہ مکان کس کا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مالک کا نام بتایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نام سن کر خاموش ہوگئے۔ یہ مکان ایک انصاری کا تھا وہ حسب معمول خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرلیا' اس نے دوبارہ سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ منہ پھیرلیا۔ اس پر وہ صحابی رضی اللہ عنہ بہت گھبرائے جب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی وجہ معلوم ہوئی تو فوری طور پر اپنے بلند و بالا مکان کو گرادیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا "ضرورت سے زیادہ ہر عمارت انسان کے لئے وبال ہے۔" یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور سادگی کے چند واقعات ہیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی ایسی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم سب کو چاہئے کہ اپنے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالی ہم سب کو ایسی زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

○

بقیہ : لاٹوں کا بھوت

بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوچکی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعواؤں کے پیش اور مرزائیت کے بیعت نامہ کو پر کرنے کی وجہ سے مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کر کے مانتے ہیں۔ اس طرح مرزائی بیجوں اور جھنڈوں پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ لکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی توہین کرتے ہیں اور بلاشبہ ایسا کرنا دفعہ ۲۹۵ سی (جس کی سزا صرف موت ہے) کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس مقدمے کی پیروی جناب مقبول الہی ملک ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور نذیر احمد غازی اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل نے کی' یہ بذات خود ان دونوں حضرات پر خصوصی رحمت خداوندی ہے۔ جس پر یہ حضرات جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے' مگر یہ بات بھی واضح ہے کہ ان دونوں حضرات نے جس مستعدی اور محنت کے ساتھ مقدمہ عدالت میں پیش کیا اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے اس پر نہ صرف مسلمانان پاکستان بلکہ پوری امت مسلمہ کی طرف سے بار بار مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اپنا فرض نبھائے اور مسلمہ امت کے بالخصوص مسلمانان پاکستان کے حساس ترین مسئلے (تحفظ ناموس رسالت و تحفظ ختم نبوت) کو سنجیدگی کے ساتھ مستقل بنیادوں پر ہمیشہ کے لئے حل کرکے عنداللہ وعندالناس ماجور و مشکور ہو۔

○

بقیہ : عدالت کا فیصلہ

چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔

رفقائے گرامی! رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ مقدس فریضہ بھی ہے اور سعادت ابدی بھی۔ کفر و اسلام کی یہ جنگ جاری ہے' قادیانی اپنا کام کررہے ہیں تو مسلمان اپنا فرض ادا کررہے ہیں۔ حق تعالی شانہ اسے قبول فرمائے اور تمام امت مسلمہ کو اپنے دشمنوں کو پہچاننے اور ان سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین بحرمتہ النبی الامی الکریم

بقیہ : غدار کی تلاش

آسانی کے ساتھ فریب کھاجائیں۔ اب آپ حضرات نے اس سلسلہ کی ترقی کے لئے سرتوڑ کوشش کرنی ہے' جو زیادہ کوشش کرے گا اس پر میری نوازشات کی بارش ہوگی اور میرے دربار میں وہ کرسی نشیں ہوگا۔

قارئین! جب میں نے یہ کارروائی دیکھی تو میری زبان سے بیساختہ نکلا

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بس پھر کیا تھا جلسہ درہم برہم ہوگیا' شامیانے گرگئے ٹیوب لائیٹیں اور بجلی کا سامان ٹوٹ پھوٹ گیا' شیاطین' بھاگ کھڑے ہوئے اور میں رپورٹ لیکر واپس پہنچ گیا۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

قارئین کرام! یہ فیصلہ آپ کریں کہ یہ افسانہ ہے یا حقیقت؟ اپنے فیصلہ سے مجھے بھی مطلع کیجئے۔

○

افسانہ یا حقیقت؟

شیاطین کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

غدّار کی تلاش

قسط نمبر۱

مولانا حافظ محمد حنیف ندیم رحمتہ اللہ علیہ

ساحل سمندر پر خاصی چہل پہل ہے' ایک میدان میں میلے اور جشن کا سا سماں ہے۔ میدان خوبصورت قناتوں اور شامیانوں سے ڈھکا ہوا ہے' بجلی کی ٹیوب لائٹیں' مرکری بلب' سرچ لائٹوں اور قمقموں کی روشنی سے پورا میدان جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ پوری دنیا سے ایک جم غفیر کھچا چلا آرہا ہے' آج یہاں ان کے "استاد" یا "امام" کی آمد' آمد ہے۔ مگر اس کا نام کیا ہے؟

آنے والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان کا نام "عزازیل" ہے لقب شیطان یا ابلیس ہے۔ آنے والے اس کے شاگرد ہیں اور وہ ان سب کا استاد ہے۔ میں نے اس کے کچھ چیلوں سے انٹرویو لیا تو انہوں نے بتایا کہ..... آپ نے یہ بات تو سنی ہے کہ قرآن نازل عرب میں ہوا' پڑھنے میں اہل مصر نمبر لے گئے' لیکن اس پر صحیح معنی میں عمل برصغیر میں کیا گیا' یہاں اسلامی تعلیم کی درسگاہیں گوشے گوشے میں قائم ہیں' مساجد آباد ہیں' نمازیوں کی کثرت ہے' یہاں کا ہر مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہے' مسلمانوں کو اپنے نبی محمد مصطفیٰ (ﷺ) سے والہانہ عقیدت اور محبت ہے' ان کا رشتہ عقیدت جہاں محمد مصطفیٰ (ﷺ) سے قائم ہے وہاں مکہ اور مدینہ سے بھی ان کا تعلق قائم ہے' ایک مسئلہ خلافت کا بھی ہے جب مسلمانوں کے سامنے خلافت کا ذکر ہوتا ہے تو ذہن فوراً" خلفاء راشدین کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

دوسری طرف ان ہی مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہاں کے ہندوانہ رسم و رواج اور اصنام پرستی سے متاثر ہو کر اسلام سے دور ہوتے جارہے ہیں' شجر پرستی' حجر پرستی وغیرہ وغیرہ ہے۔

میں نے ان سے کہا! یہ باتیں تو آپ کی ٹھیک ہیں لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارے "امام" یا "استاد" کی آمد اور اس کے پوری دنیا سے ہزاروں چیلے چانٹوں کا جمع ہونا اور اس کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کرنے کا مقصد کیا ہے؟

مجھے بتایا کہ آپ "لاحول" نہ پڑھیں تو بتاؤں.......؟ میں نے کہا........ لاحول پڑھنے کا وقت آیا تو ضرور پڑھوں گا۔ لیکن میں تو ایک صحافی ہوں فی الحال تو اس کانفرنس کی غرض و غایت معلوم کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں.......

آپ مجھے یہ بتائیں کہ اتنی بڑی تعداد میں شیاطین کا پوری دنیا سے جمع ہونا آخر کس لئے ہے؟

میرا نام نہ ظاہر کریں تو بتاؤں؟

بتایئے! میں نام ظاہر نہیں کروں گا۔

اچھا تو سنئے! اس کانفرنس کے ایجنڈے میں یہ بات شامل ہے کہ.........

۱۔ ایسے افراد تلاش کئے جائیں جو مسلمانوں کا اسلام سے رشتہ توڑ نہ سکیں تو کمزور ضرور کردیں۔

۲۔ جو اسلامی احکامات' قرآنی ہدایت اور نبوی ارشادات کو مسخ کر ڈالیں۔

۳۔ کسی شخص کو دعوائے نبوت پر آمادہ کیا جائے' جو پہلے پہل اسلام کے روپ میں آئے اور پھر مجدد' مہدی' مسیح' نبی اور پھر اپنی بعثت کو "محمد رسول اللہ" کی دوسری بعثت قرار دے اور شریعت کے احکام مثلاً" جہاد وغیرہ کو منسوخ کردے۔

لیکن یہ بتایئے! کیا آپ کے استاد یا آپ کی پارٹی "حزب الشیاطین" کو اس بارے میں کامیابی ہوجائے گی؟ یہ میں نے اس سے پوچھا۔

جی ہاں! بالکل کامیابی ہوگی' یہ اس کا جواب تھا۔

مگر کیسے ہوگی؟ میں نے پوچھا....

سنئے جی! ہمارا کام اور ڈیوٹی لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنا اور انہیں گمراہ کرنا ہے۔ ہم وسوسوں کے ذریعے ایسے لوگوں کی رہنمائی کریں گے' بلکہ ہم انہیں یہ باور کرادیں گے' یہ وسوسے نہیں الہام ہیں اور وہ واقعی ہمارے وسوسوں کو الہام کا درجہ دیں گے۔

تو اس کانفرنس کا یہ پروگرام ہے؟ میں نے سوال کیا۔

اس نے کہا........ جہاں! یہی غرض و غایت ہے......... دیکھئے! اب ہمارے امام

تشریف لانے والے ہیں۔ حزب الشیاطین کے عہدہ دار بھی ان کے ہمراہ ہوں گے' میں نے ابھی انتظامات کا جائزہ لینا ہے۔ باقی باتیں آپ خود ملاحظہ کرلیں۔

اے لو! تمام انتظامات مکمل ہوچکے ہیں۔ اسٹیج تک قالین بچھائی جاچکی ہیں' گلدستے لگ چکے ہیں اور حزب الشیاطین کے تمام اراکین ہاتھ باندھ کر دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہوچکے ہیں کہ دور آسمان کی طرف سے ایک سرخ ہیولی سا نظر آیا' جوں جوں قریب آتا گیا وہ بڑا ہوتا گیا جب وہ بالکل قریب آگیا تو اس نے مختلف شکلیں اختیار کرلیں اور وہ پنڈال کے عین آخری سرے پر آکر رکیں۔ ان کا اترنا تھا کہ شیطان کے جیکارے بلند ہونے لگے' حزب الشیاطین کے تمام کارکن چیخ چیخ کر یہ نعرہ لگارہے تھے "شیطان کی جے' شیطان کی جے" تالیوں اور جیکاروں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی کہ بینڈ باجوں اور ڈھول ڈھمکوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ سب کے آگے امام الشیاطین اور اس کے پیچھے پارٹی کے دوسرے عہدیدار تھے جنہیں ایک جلوس کی شکل میں اسٹیج پر لیجایا گیا' راستے کے دونوں طرف کھڑے ہوئے تمام شیاطین نے ہاتھ جوڑ کر اپنے امام کو پرنام کیا۔

اسٹیج پر آگ کی متعدد کرسیاں بچھی ہوئی تھیں سب سے بڑی کرسی امام الشیاطین کی تھی' امام اور دوسرے تمام لیڈر کرسیوں پر بیٹھ چکے تو فوراً "کانفرنس کا آغاز ہوگیا۔ سب سے پہلے اسٹیج سیکریٹری نے اعلان کیا کہ اب حزب الشیاطین کے جنرل سیکریٹری اپنے امام کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہیں۔

سپاسنامہ کا خلاصہ:

اے ہمارے پیارے امام! ہم آج آپ کو اپنے درمیان پاکر بہت زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں........ اتنی! کہ ہمارے پاس وہ الفاظ بھی نہیں جن سے خوشی کا اظہار کرسکیں اور آپ کا شکریہ ادا کرسکیں' ہمیں اس بات کا دکھ بھی ہے کہ ہم آپ کا شایان شان استقبال نہیں کرسکے۔ یہ جو کچھ سجاوٹ' بناوٹ آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں' یہ آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ہم خدام کی ادنیٰ سی کوشش ہے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

استاد محترم! آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک کے تمام کارکن جمع ہیں۔ اور یہ صرف اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپ انہیں جیسا حکم دیں گے' جیسی ڈیوٹی لگائیں گے اور جو پروگرام دیں گے یہ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے آخر میں ہم سب آپ کو دل کی گہرائیں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ فقط

ہم ہیں آپ کے خدام و اراکین
حزب الشیاطین

اسٹیج سیکریٹری:

اب آپ کے سامنے ہمارے امام قائد اور استاد اعظم تشریف لاتے ہیں' وہ سپاسنامہ کے جواب کے ساتھ ایک اہم پروگرام کا اعلان فرمائیں گے۔ سب حضرات توجہ سے سنیں۔ آپس میں جو سرگوشیوں کا سلسلہ جاری ہے اپنے استاد کے احترام میں اب بند ہوجانا چاہئے۔ لیجئے! اب تشریف لاتے ہیں' ہمارے استاد جناب امام الشیاطین .... زور دار تالیاں اور جیکارے.........

شیاطین کے سربراہ کی تقریر:

میرے پیارے شاگردوں اور ساتھیو! میرے بارے میں آپ نے جن دلی جذبات کا اظہار کیا اور جس والہانہ انداز میں استقبال کیا ہے' مجھے اس سے دلی سکون اور فرحت حاصل ہوئی ہے........ شاباش میرے شاگردو! تم نے استقبال کا حق ادا کردیا...... زوردار تالیاں اور جیکارے۔

عزیزو! تمہاری اس کامیاب کوشش کا صلہ میری طرف سے دنیا میں ضرور ملے گا۔ سب اطمینان رکھیں' لیکن اس وقت سب سے اہم مسئلہ جس کے لئے آپ سب حضرات اور میں یہاں جمع ہوئے ہیں' ایک بات پر غور کرنا ہے' کانفرنس کی غرض و غایت آپ نے ایجنڈے میں پڑھی ہوگی۔ اس کا مقصد صرف اور صرف غداروں کی تلاش ہے اور خصوصاً "ایسے غدار کی تلاش ہے جو امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرے' مسلمانوں کا اسلام سے تعلق نہ صرف کمزور کرے بلکہ انہیں اسلام سے دور کردے۔ اسلامی احکامات کو منسوخ یا ان کی شکل مسخ کرڈالے' جو مجدد' مسیح' مہدی' نبی' حتیٰ کہ محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ بھی کرے۔

دوستو اور عزیز ساتھیو! ہے کوئی میرا عقلمند شاگرد جو یہ بہادرانہ کارنامہ انجام دے۔ اس صلہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ دولت میں کھیلتا رہے گا اور میرا خصوصی قرب اسے حاصل ہوگا۔ میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ سب کے سب پورے برصغیر میں پھیل جاؤ اور دوسری نشست سے پہلے اس کام کو سرانجام دو۔ شاباش میرے پیارے شاگردو! یہ کام بہت اہمیت کا حامل ہے' اس میں دیر نہ ہونی چاہئے۔ بس ان ہی کلمات پر میں یہ نشست ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں' بس اب تم جاسکتے ہو۔

دوسری نشست:

دوسرے روز دوسری نشست کا آغاز ہوتا ہے تمام شیاطین پورے برصغیر میں گھوم پھر کر واپس آجاتے ہیں اور اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اسٹیج سیکریٹری مائیک پر اعلان کرتا ہے کہ اب آپ کے پیارے امام تشریف لاتے

ہیں۔

امام الشیاطین کا دوسرا خطاب:

عزیزو! پیارے شاگردو! میں نے تمہیں ایک ڈیوٹی سپرد کی تھی۔ تم میں سے وہ کون ہے جس نے میری ہدایت کے مطابق کام کیا اور غداروں کو تلاش کیا۔ جنہوں نے یہ کام انجام دیا وہ ہاتھ کھڑے کریں' تین چار کارکنوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ امام الشیاطین نے ایک سے پوچھا کہ تم نے کیسا آدمی تلاش کیا ہے؟

اس نے دست بستہ عرض کیا' عزت ماب میں نے ایسے آدمی کو تلاش کیا ہے جو محمد (ﷺ) کی حدیث کا انکار کرے گا۔

اور تم؟ امام الشیاطین نے دوسرے سے سوال کیا۔

اس نے کہا! پیارے امام! میں نے ایسے افراد تلاش کئے ہیں جو محمد (ﷺ) کے یاروں (صحابہ کرامؓ) کی پوزیشن کو کمزور کریں گے اور ان میں عیب نکالیں گے۔

اچھا تم بتاؤ؟ تیسرے سے سوال کیا۔

جناب والا! اسلام کے نام سے نئی نئی باتیں ایجاد کرنے اور رسم و رواج کو عین اسلام قرار دینے والا شخص تلاش کیا ہے۔

امام الشیاطین! تم سب نے بہت اچھا کام کیا ایسے افراد کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن اس وقت جس غدار کی ضرورت ہے وہ فریضہ تم میں سے کسی نے انجام نہیں دیا۔ اب میں چوتھے سے پوچھتا ہوں کہ تم نے کیسا غدار تلاش کیا؟

چوتھا دست بستہ عرض کرتا ہے جناب عالی مقام! میں نے وہ غدار تلاش کرلیا ہے جو آپ کا اصل مقصد ہے۔ میں نے اس کی تلاش کے لئے برصغیر کی بستی بستی اور کونہ کونہ تلاش کر ڈالا' آخر گھوم پھر کر سیالکوٹ کی ضلع کچہری میں ڈی سی آفس پہنچا۔ وہاں ایک شخص ہے جس کا نام "غلام احمد" ہے۔ وہ سیالکوٹ کے نزدیک دریائے راوی کے پار ایک بستی قادیان کا رہنے والا ہے اس کا تمام خاندان سرکار انگریزی کا وظیفہ خوار اور دربار گورنری میں کرسی نشین تھا۔ ۱۸۵۷ء کے "غدر" میں اس کے خاندان نے مسلمانوں اور ان کے علماء کو قتل کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ میں نے اس کے دل کو خوب ٹٹولا اور معلومات بھی کیں وہ نمک حلال معلوم ہوتا ہے۔

امام الشیاطین! تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے جواباً" کہا! عالی قدر! میرا نام ٹیچی ہے۔

امام الشیاطین! تم بہت اچھے ہو اور تم نے ایک اچھے غدار کو تلاش کرکے میرے دل کو فرحت بخشی ہے' لیکن یہ بتاؤ! کیا وہ ہر طرح کے دعوے کرنے کے لئے تیار ہے؟

جواب! جی بالکل تیار ہے۔

امام الشیاطین! تو اسے یہیں بلائیں یا وہاں جائیں؟

جواب! ویسے تو مالک ہیں جو چاہیں کریں لیکن میرے خیال میں وہیں جانا مناسب رہے گا اور اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے گا۔ بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں مشورہ بھی کرلیا جائے۔

امام الشیاطین! اچھا تو یہ دوسری نشست ختم ہوتی ہے' تیسری نشست کل اسی وقت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ اس نشست سے پہلے ہی ہمارا مقصد حل ہوجائے گا' جس کا اعلان آخری نشست میں کردیا جائے گا۔

ٹیچی تم کدھر ہو؟

جناب! میں موجود ہوں!

امام الشیاطین! سب پارٹی کے عہدہ داروں کو اکٹھا کرو' سیالکوٹ جانے یا نہ جانے کا مشورہ کرنا ہے۔ ٹیچی تمام عہدیداروں کو اکٹھا کرکے امام الشیاطین کے پاس لاتا ہے۔

عہدیداروں کی میٹنگ:

امام الشیاطین پارٹی عہدیداروں سے یوں مخاطب ہوتا ہے......... دوستو! ہمارے ٹیچی نے ایک غدار کو تلاش کرکے........ بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے پہلے تو سب اسے مبارکباد دو...... سب ٹیچی کو مبارکباد دیتے ہیں اور معانقہ کرتے ہیں۔ مبارک سلامت' مبارک سلامت کا دور ختم ہوتے ہی امام الشیاطین کہتا ہے کہ میں نے تمہیں یہاں ایک اہم مشورہ کے لئے بلایا ہے اور وہ یہ کہ ہمارے ٹیچی نے غدار تو تلاش کرلیا' اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس غدار کے پاس جانا چاہئے' یا اسے یہاں بلانا چاہئے؟

سب نے یک زبان ہوکر کہا! جناب والا ہم نے اس غدار سے بہت سے کام لینے ہیں' اس لئے ہمیں چل کر اس کے پاس جانا چاہئے' ہمارے جانے سے اس کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ زیادہ محنت' لگن اور شوق سے اپنا فرض انجام دے گا۔

امام الشیاطین! اچھا تو اٹھو' ہم سب سیالکوٹ چلتے ہیں......... اور وہ چلے گئے۔

امام الشیاطین کی سیالکوٹ آمد:

امام الشیاطین مع پارٹی عہدیداروں کے سیالکوٹ روانہ ہوگیا' ٹیچی بھی ہمراہ تھا' وہ سیدھے ڈی سی آفس گئے جہاں کا مطلوب موجود تھا' اس نے خوب آؤ بھگت کی۔ انہیں صوفے پر بٹھایا۔ بیٹھتے ہی امام الشیاطین یوں مخاطب ہوتا ہے.......

امام الشیاطین! کیا تمہارے پاس ٹیچی آیا تھا؟

جی ہاں آیا تھا! یہ اس کا جواب تھا۔

امام الشیاطین! ٹیچی نے جو کچھ تم سے گفتگو کی ہے اور جو پروگرام دیا ہے کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟

جواب......جی ہاں! بالکل تیار ہوں۔

امام الشیاطین! تمہارا نام کیا ہے؟

جواب.......جی! میرا نام غلام احمد ہے۔

امام الشیاطین! آج کے بعد تم غلام احمد نہیں ہو' ہم تمہیں غلامی سے نکالنا چاہتے ہیں۔ یکھئے یہاں مسلمان برطانوی سرکار کے خلاف رسرپیکار ہیں' ان کا مقصد غلامی سے چھٹکارا حاصل کرکے آزادی حاصل کرنا ہے' لہٰذا تم بھی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرو۔

غلام احمد! کیسے حاصل کروں؟

امام الشیاطین! آسان سی بات ہے "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آئے" تم غلام کا لفظ اپنے نام سے الگ کردو اور دعویٰ کرو میں "احمد" ہوں۔

غلام احمد........ سر! میں لوگوں کی تسلی کیسے کروں گا؟

امام الشیاطین...... تسلی کیا کرنی ہے۔ تم نے جواب میں یہی کہنا ہے کہ میں نے اتنا عرصہ غلامی کی یہاں تک کہ غلامی میں خود کو فنا کرکے "احمد" بن گیا۔ اور ہاں ایک بات اور یاد رکھو کہ "احمد" اور "محمد" ایک ہی ذات کے دو نام ہیں' لہٰذا تم یہ بھی دعویٰ کرسکتے ہو کہ میں صرف "احمد" ہی نہیں "محمد" بھی ہوں اور میرے روپ میں "احمد" اور "محمد" کی دوسری بعثت ہوئی ہے۔ (نعوذباللہ)

غلام احمد....... سر! لوگ میرا مذاق اڑائیں گے' طعنے دیں گے' گالیاں دیں گے' ہوسکتا ہے مجھے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں۔

امام الشیاطین....... ارے بیوقوف گدھے! جب تمہیں لوگ گالیاں دیں' مذاق اڑائیں' طعنے دیں تو تم یہ کہنا کہ پہلے جو نبی گزرے ہیں' ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا۔ رہ گئی جان تو سرکار انگریزی کس لئے ہے' سرکار انگریزی کے ہوتے ہوئے کو' تمہارا بال بیکا نہیں کرسکتا۔

غلام احمد........ لیکن سر! ایک دم میں "احمد" اور "محمد" ہونے کا دعویٰ کروں........ اس کا کون اعتبار کرے گا؟

ام الشیاطین...... یہ سوال تم نے ٹھیک کیا......... تم ایسا کرو کہ سب سے پہلے مبلغ اسلام کے روپ میں خود کو پیش کرو' جس سے کچھ لوگ تمہارے گرویدہ ہوجائیں گے۔ پھر تم مجدد ہونے کا دعویٰ کرو' کیونکہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مجدد آئیں گے۔ جب تم مجدد کا دعویٰ کرو گے تو انکار نہیں کرے گا۔......... مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی آئیں گے اور ان کا نام "محمد" ہوگا اور یہ کہ...... حضرت مسیح نازل ہوں گے......... مجدد کے دعوے کے بعد تم مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کردینا۔ اس سے پہلے تمہارے ساتھ ایک بڑا گروہ ہوجائے گا' اگر مہدی اور مسیح کے دعوے کے بعد کوئی تم سے الگ بھی ہوتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا....... الغرض یہ تمام دعاوی بتدریج کرنا اور آخر میں "محمد" سے بھی بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کردینا......... ٹھیک ہے نا۔

غلام احمد...... جی بالکل ٹھیک ہے لیکن سر! میں اس وقت بالکل اکیلا ہوں۔ روپیہ وحیلہ بھی پاس نہیں۔ ایسے میں بتایئے کیا کرسکتا ہوں؟

امام الشیاطین! یہ ٹیچی تمہاری خدمت پر مامور ہے اس کا کام ہے "عین وقت پر روپے لانے والا یا عین وقت پر کام آنے والا۔" لیکن جہاں تک تمہارے اکیلا ہونے کا تعلق ہے تو یہ بتاؤ تمہارا کوئی جگری یار ہے؟

غلام احمد...... سر! میرا جگری یار حکیم نورالدین بھیروی ہے جو کشمیر میں ہے اور بہت فاضل ہے' وہ اگر میرے ساتھ ہوجائے تو یہ سارا پروگرام اور یہ سلسلہ خوب چلے گا۔

امام الشیاطین....... اس کے لئے میں حزب الشیاطین کے کارکنوں کی ڈیوٹی لگادوں گا' وہ اسے تمہارا ہمنوا بنالیں گے' اگر ضرورت پڑی تو میں خود بھی اس کے پاس چل کر جاؤں گا' بہرحال اس کی طرف سے بے فکر رہیں۔

غلام احمد....... تو پھر میں ہر طرح حاضر ہوں سلسلہ عالیہ شیطانیہ کے لئے ہر طرح قربانی دینے کے لئے تیار ہوں...... بتایئے اب کیا کروں؟

امام الشیاطین....... بس تم نوکری چھوڑو قادیان جاؤ اور دھندہ شروع کردو۔ ہم اب واپس جاتے ہیں' ہمارے ساتھی ہمارے انتظار میں ہوں گے۔

یہ کہتے ہی شیطان نے اپنی راہ لی اور غلام احمد نے قادیان کا راستہ پکڑا اور وہاں پہنچتے ہی اپنا دھندا شروع کردیا........ امام الشیاطین اور حزب الشیاطین کے عہدیدار واپس پنڈال پہنچے۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی اپنے امام اور دوسرے عہدیداروں کو خوش خوش آتے دیکھا تو فضا "شیطان کی جے' شیطان کی جے" اور تالیوں سے گونج اٹھی' اسی اثناء میں آخری نشست کا اعلان ہوا سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ اسٹیج سیکریٹری نے اعلان کیا کہ ہمارے پیارے امام کامیاب و کامران واپس تشریف لے آئے ہیں اور اب وہ اس آخری نشست سے اہم اعلان کریں گے۔

آخری اعلان:

میرے عزیزو! میں اور میرے ساتھی سیالکوٹ گئے تھے' ہمارا پروگرام ایک غدار کو مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار کرنا تھا' سو آپ کو خوشخبری ہو کہ ایک غدار تیار ہوگیا اس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے' آج کے بعد اسے غلام احمد نہ کہو بلکہ "احمد" کے نام سے پکارو' ہمارا سلسلہ عالیہ شیطانیہ کے نام سے معروف ہے' اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نام دو تاکہ لوگ

باقی صفحہ ۲۴ پر

عبدالحی فاروقی (نئی دہلی)

امام اہل سنت

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ

تاریخ ہند کا وہ دور جس کو عہد سلطنت کہا جاتا ہے دینی نقطہ نظر سے بڑا خیر و برکت کا دور تھا۔ ہندوستان کے چپہ چپہ پر صوفیاء و مشائخ کی خانقاہیں قائم تھیں اور کتاب و سنت کی تعلیمات سے ملک کا ہر گوشہ منور ہو رہا تھا۔ چنانچہ اودھ کی سرزمین بھی اس دریائے فیض و کرم سے سرسبز و شاداب ہو رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ لکھنؤ اور اس کے آس پاس کے قصبات مثلاً کاکوری، سندیلہ، سترکھ، صفی پور، بلگرام، خیرآباد، ردولی اور بہرائچ وغیرہ ایک عرصہ دراز تک مدارس اور خانقاہوں سے معمور تھے۔ علماء و مشائخ کو حکومت وقت کی طرف سے وظائف و جاگیریں ملی ہوئی تھیں جن کی بدولت وہ معاش کی طرف سے بے فکر ہو کر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی تعلیم و تدریس میں ہمہ وقت منہمک رہتے تھے اور اسی کے ساتھ تزکیہ نفس و اصلاح باطن کی خاطر وہ ہر قریہ و ہر قصبہ میں خانقاہی نظام قائم کرنے میں مصروف رہا کرتے تھے لیکن بدقسمتی سے جب یہ زمانہ گزر گیا اور مغلوں کی حکومت کا دور دورہ شروع ہوا تو صورت حال مختلف ہو گئی۔ مغل دور کا ابتدائی حصہ تو پھر بھی غنیمت تھا' دینی معاشرے میں تباہی و بربادی تو اس کے بعد آئی چنانچہ جب مغل دور کا انحطاط شروع ہوا ہے تو حکومت کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان کے سیاسی و علمی افق پر ایک نئے گروہ نے سر اٹھانا شروع کیا جس کو اب تک کی حکومتوں نے ابھرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ یہی وہ گروہ تھا جس کے یہاں شریعت اسلامیہ کی طرح خدا' رسول' قرآن' جنت و دوزخ اور حشر و نشر جیسے تمام الفاظ ضرور مروج تھے مگر ان کی تعبیریں عام اسلامی معتقدات سے مختلف تھیں۔ مسلم معاشرے میں وہ پیران طریقت' ادیبوں' شاعروں' طبیبوں' قانونیوں' مفتیوں اور مدارس میں اساتذہ کے بھیس میں داخل ہو کر اس طرح رچ بس گئے تھے کہ عوام تو عوام خواص کو بھی ان کو شناخت کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ شاطران وقت کا یہ طبقہ اپنے ساتھ اپنا علیحدہ تعلیمی نظام' اپنا الگ ادبی سرمایہ اپنے مخصوص افکار و خیالات اور ایک نیا دینی مسلک لیکر ہندوستان پر مسلط ہوا تھا۔

ہم نے اپنے مقالہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا پہلا حصہ اودھ کا ماحول' مولانا کی پیدائش' تعلیم و تربیت اور تدریسی خدمات وغیرہ پر' دوسرا حصہ تحریک مدح صحابہ و تبرا پر اور تیسرا حصہ دینی و اصلاحی اور علمی خدمات پر مشتمل ہے۔

حصہ اول

اودھ کا ماحول' مولانا کی پیدائش' تعلیم و تربیت اور تدریسی خدمات

اودھ کا سیاسی و سماجی پس منظر:

نواب سعادت خاں برہان الملک میرزا محمد امین نیشاپوری (م ۱۷۳۷ء) کو بادشاہ دہلی کی طرح سے اودھ اور اس کے اطراف میں وزیر الممالک بنایا گیا تھا جو مذہباً شیعہ تھے' ان کے بعد یکے بعد دیگرے تقریباً بارہ نوابین یہاں ان کے وارث بنے جو اپنے مخصوص عقائد کے بارے میں بتہ پر جوش اور اپنے مذہب کی تبلیغ و ترویج کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کرتے رہتے تھے۔ رفتہ رفتہ انہوں نے اپنی طاقت بڑھانی شروع کردی اور دہلی کی مرکزی حکومت کی روز بروز تنزلی اور انحطاط سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان علاقوں میں اپنی گرفت مضبوط کرلی چنانچہ ایک وقت وہ آگیا کہ نواب غازی الدین حیدر (م ۱۸۲۷ء) نے اودھ میں اپنی مطلق العنان بادشاہت کا اعلان کردیا اور دہلی کے مرکز سے اپنا سیاسی رشتہ قائم کرلیا۔ ان نوابین اودھ میں مذہبی غلو بہت تھا' ان کی عام پالیسی یہ تھی کہ ان کی مملکت میں تمام کلیدی عہدے صرف اپنے ہم مسلک لوگوں کو ہی دیئے جائیں اور عام مسلمانوں کو انتظامی معاملات سے دور رکھا جائے تاکہ معاشی اعتبار سے وہ پسماندہ ہو کر ایک ادنیٰ رعیت کی حیثیت سے زندگی گزاریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے بڑے بڑے سنی خانوادوں اور اہل علم خاندانوں کی جاگیریں اور سرکاری وظائف مختلف حیلوں بہانوں سے ضبط اور موقوف کرنا شروع کردیا۔ اور پھر اسی طرح

اکثر دینی مدارس اور خانقاہوں کی امدادیں بھی بیک جنبش قلم موقوف کردی گئیں۔ ان اقدامات سے دینی حلقوں میں تنگ دستی اور مفلوک الحالی پھیلنے لگی لیکن جو لوگ جاگیروں کی ضبطی اور وظائف کی بندش کے خوف سے اپنا ابائی مذہب و مسلک ترک کردیتے تھے ان کی جاگیریں وظاف واگزار کردیئے جاتے تھے اس طرح سینکڑوں خاندانوں نے حکمراں طبقہ کا مذہب اختیار کرلیا تھا لیکن جو عزیمت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مذہب و مسلک پر بدستور قائم رہے وہ ہمیشہ کے لئے اپنی جائیدادوں اور روزینوں سے محروم کردیئے گئے اور رفتہ رفتہ اپنے مدارس اور خانقاہوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اس طرح علم و عرفان کے وہ سرچشمے جو صدیوں سے رشد و ہدایت کے مرکز بنے ہوئے تھے آہستہ آہستہ ویران ہوتے گئے۔ انہی حالات کا نتیجہ تھا کہ اہل سنت کا وہ طبقہ جو اب تک پوری دلجمعی اور فراغت کے ساتھ امربالمعروف و نہی عن المنکر میں ہمہ تن مصروف تھا وہ زبانوں پر تالے لگا کر گوشہ نشینی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوگیا تھا اس قسم کی ابتلاء و آزمائش کا سلسلہ جو نواب براہان الملک کے دور سے شروع ہوا تھا وہ کم بیش نواب واجد علی شاہ (معزول ۱۸۵۶ء) آخری تاجدار اودھ کے زمانے تک جاری رہا۔

بات صرف یہیں تک محدود نہ تھی بلکہ ارباب علم و فضل اور دنیاوی علائق سے اپنے کو دور رکھنے والے مشائخین عظام کو جسمانی اذیتیں بھی پہنچائی گئیں۔ اس طرح کے دلخراش اور اندوہناک واقعات کی تفصیل میں جانے سے قلم لرزتا ہے اور دل و دماغ اس کے لئے تیار نہیں کہ ان تلخ داستانوں کو دھرایا جائے۔ تاریخ و تذکرہ کی کتابیں ان واقعات سے بھری ہوئی ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م۱۷۶۲ء) اور ان کے نامور صاحب زادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م۱۸۲۵ء) کے ساتھ ان تنگ نظر حکمرانوں نے کیا کچھ نہیں کیا سلسلہ نقشبندیہ کے صاحب سجادہ بزرگ اور اردو زبان کے معروف شاعر حضرت میرزا مظہر جانجاناں دہلویؒ (م ۱۷۸۰ء) کی تو شہادت ہی انہی عناصر کے ہاتھوں ہوئی۔ مولانا حیدر علی فیض آبادیؒ (م۱۸۸۱ء) کو اسی گروہ نے جلاوطن کرکے حیدر آباد دکن جانے پر مجبور کیا' ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے رد شیعت میں فیصلہ کن کتابیں لکھی تھیں اسی طرح مولوی حکیم نجم الغنی خاں رامپوری کی بعض کتابوں کا اودھ اور رامپور کی حدود میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے شاہان اودھ کے بعض اخلاق سوز اور ناگفتہ بہ حالات کا پردہ چاک کیا تھا۔ اودھ کی حکومت نے علامہ بحرالعلوم مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ (م ۱۸۱۹ء) اور استاذ الاساتذہ ملا حسن فرنگی محلیؒ (م ۱۷۸۴ء) کا لکھنؤ میں رہنا دوبھر کردیا تھا اسی لئے مجبور ان حضرات کو وطن چھوڑ کر دیار غیر میں پناہ لینی پڑی۔ یہ تمام مثالیں ظلم و تعدی کے ان سینکڑوں واقعات میں سے چند ہیں جن کا تذکرہ یہاں کیا گیا ہے اودھ میں تاریخ کے اس سیاہ دور میں اہل سنت کی ذی علم اور دینی خانوادوں پر کیا گزری ہے اس کی کچھ جھلک اگر دیکھنا ہو تو مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کی کتاب "ماثر الکرام" اور موجودہ دور کے صاحب قلم عالم دین مولانا قاضی اطہر مبارک پوریؒ کی کتاب "دریا پورب کے علم اور علماء" کا مطالعہ کرنا چاہئے جن میں اودھ کی عظمت رفتہ پر آنسو بہاتے ہوئے ایسے بہت سے معروف خاندانوں کی نام بنام نشاندہی کی گئی ہے جو گروہی مظالم سے تنگ آکر اپنے آبائی مذہب و مسلک کو بھی خیرباد کر بیٹھے اور آج ان کی اولاد اہل سنت کے دائرے سے خارج ہوچکی ہے۔

قانون قدرت ہے کہ ابتداً" باطل کو طرح دی جاتی ہے کہ وہ جبر و استبداد کے ہر حربہ کو آزما کر دیکھ لے اور دوسری طرف اہل حق کی ثابت قدمی اور حق گوئی کا بھی اچھی طرح امتحان لیا جاتا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ کس حد تک جادہ حق و انصاف پر چل سکتے ہیں جب یہ تمام مراحل طے ہوچکتے ہیں تب رحمت خداوندی کو جوش آتا ہے اور باطل کے آہنی پنجوں کو مروڑنے کے لئے فرعونیت کے ماحول میں کسی موسیٰ کو لایا جاتا ہے جو حالات کا مقابلہ کرکے حق کی تائید و نصرت کرتا ہے اور اس طرح کفر و شرک کے بادل چھٹنے شروع ہوتے ہیں اور ایمان و عمل کی لطیف و خنک ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔

پیدائش و تعلیم و تربیت:

لکھنؤ سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر مشہور مردم خیز خطہ قصبہ کاکوری میں مولانا حافظ ناظر علیؒ (م ۱۹۱۱ء) کے گھر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی کی ولادت ہوئی ان کا نام آپ کے والد کے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالسلام صاحب ہنسویؒ نے تجویز فرمایا تھا اور آپ پر توجہ بھی ڈالی تھی اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ بیج ڈال دیا گیا ہے انشاء اللہ بار آور ہوگا۔

آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بڑے ناز و نعم سے ہوتی تھی ابتدائی کتابیں کاکوری' ہنسوہ (ضلع فتح پور دہلی) کوڑہ جہاں آباد (ضلع فتح پور) اور تحصیل کماں (ضلع باندہ) میں مختلف اساتذہ سے پڑھیں جو آپ کے لئے بطور اتالیق مقرر کئے گئے تھے فارسی کی مکمل تعلیم اور عربی کی کتب درسیہ میں جلالین' ہدایہ' قطبی اور نورالانوار تک ضلع فتح پور اور کماں ضلع باندہ میں مختلف اساتذہ سے پڑھ کر لکھنؤ تشریف لائے اور یہاں استاذ الاساتذہ مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلیؒ (م۱۸۸۶ء) کے جلیل القدر شاگرد و جانشین اور لکھنؤ کے مرجع خلائق استاذ مولانا سید محمد عین القضاۃ صاحب نقشبندی مجددیؒ (م ۱۹۲۵ء) سے بقیہ کتب درسیہ پڑھیں بلکہ بعض وہ کتب بھی جو اس وقت نصاب

سے خارج ہو چکی تھیں انہی سے پڑھیں۔ مولانا سید عین القضاۃ سے پڑھنے کا یہ سلسلہ ۱۸۹۴ء۔ ۱۳۰۱ھ سے ۱۸۹۹ء۔ ۱۳۱۷ھ تک رہا اس طرح آپ نے حضرت مولانا ہی کی شاگردی میں مروجہ نصاب تعلیم مکمل کر کے فراغت حاصل کرلی۔ اس کے بعد علم طب کی طرف توجہ کی اور خاندان عزیزی لکھنؤ کے مشہور طبیب مولوی حکیم عبدالولی لکھنوی کی خدمت میں رہ کر طب کی مکمل تعلیم حاصل کی' اس کے بعد کچھ دنوں طب بھی کیا مگر مولانا سید عین القضاۃؒ کے مشورے پر مطب کا یہ سلسلہ ترک کر کے علوم دینیہ کی درس و تدریس کا مشغلہ اختیار کیا۔

تدریسی خدمات:

تعلیم سے فارغ ہونے کے کچھ ہی دنوں کے بعد حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ نے آپ کو دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بحیثیت مدرس عربی بلا لیا جو اسی زمانے میں تازہ تازہ لکھنؤ میں قائم ہوا تھا لیکن لکھنؤ کی سرزمین سے باوجود وطن ہونے کے کوئی لگاؤ نہ ہونے کی وجہ سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ دہلی چلے گئے اور وہاں مرزا حیرت دہلوی کے مطبع میں بحیثیت مصنف و مترجم کام کرنے لگے' یہاں تین چار سال قیام رہا مگر مرزا حیرت کے بعض انتہا پسندانہ عقائد کی بنا پر یہاں بھی دل نہیں لگا چنانچہ اپنے استاذ عالی مقام کے ایماء اور خواہش پر آپ لکھنؤ واپس آئے اور مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں مدرس عربی و فارسی اور مفتی مدرسہ کی حیثیت سے دس بارہ سال تک کام کیا۔ بہت عرصہ کے بعد اہل امروہہ کے اصرار پر ۳۶-۱۹۳۵ء میں آپ نے مدرسہ اسلامیہ عربیہ' محلّہ چلہ امروہہ ضلع مراد آباد میں بھی دو سال تک درس دیا تھا اس طرح سوائے ان چند مقامات کے آپ نے کوئی جگہ نہ بدلی۔

(بشکریہ ماہنامہ "دارالعلوم" سہارنپور یوپی جنوری ...)

مسلمانوں کا اختلاف وانتشار

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
ترجمہ : محمد اسجد۔ ستوی علیا اولی

امت مسلمہ کی متعدد نمایاں خصوصیات و امتیازات ہیں ان میں سے ایک نمایاں خصوصیت ان کا باہمی اتحاد و اشتراک ہے جو محض خداوند قدوس اور حضور اکرمؐ کے احکام کی پیروی کے پیش نظر ہوتا ہے' حدیث میں آتا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے ایک دیوار کے مثل ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے' تمام مسلمان باہم ایک جسم کی طرح ہیں کہ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے پورا جسم بے خوابی اور درد و کرب کا شکار ہو جاتا ہے' یہی چیز ہمیشہ اپنے دشمنوں پر مسلمانوں کی بالادستی اور ان کی کامیابی و فتح مندی کا راز رہی ہے' چنانچہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو واپس لینے کے لئے اسی وقت فتح کی تیاری کی جب انہوں نے مسلمان جماعتوں اور باہم برسرپیکار روسائے شام کو متحد کر لیا' تاریخی واقعات بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کی جماعتیں کسی بھی معرکہ و جنگ میں اس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہ ہوئیں جب تک کہ انہوں نے باہم اتحاد و اتفاق اور جذبہ تعاون نہ پیدا کر لیا' اور جب تک کہ مختلف فرقوں اور جماعتوں نے اپنے ذاتی و فروعی اختلافات پر قابو نہ پالیا۔

لیکن اگر ہر شخص اپنے ذاتی نقطہ نظر اور رائے پر جما رہے گا اور اس کے سبب سے پیدا ہونے والے فکری اختلافات کو باہمی عداوت کا رنگ دے گا تو پھر کامیابی کے لئے کوئی کوشش بار آور نہ ہو سکے گی' اور مسلمان ہر معرکہ میں پسپائی کا سامنا کرتے رہیں گے' امت اسلامیہ اس وقت اسی مرض شدید "باہمی افتراق و انتشار" کا شکار نظر آرہی ہے' جب کہ اس وقت دنیا کے اندر مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زائد ہے' اور پریشانی کا سبب بن رہی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے مختلف گروہ تعمیری کاموں سے بے پرواہ ہو کر اکثر تخریبی کاموں میں مشغول ہیں' اسلامی ممالک کی حکومتیں ہوں' یا اسلامی پارٹیاں بلکہ متعدد خطوں میں اسلام پسند لوگ بھی صرف اپنی اپنی عقل و فہم اور خود طے کردہ طریقہ کار پر جمے رہ کر دوسروں کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں اور آپسی تعاون سے پوری طرح گریزاں ہیں۔ **وکل حزب بما لدیھم فرحون** اور ہر گروہ اپنے ہی طرز عمل کو درست سمجھ کر اس پر خوش ہے۔

بلاشبہ آج مسلمان اپنے مسائل کے بارے میں صحیح غور و خوض سے بے پرواہ اور اس کے حل کے سلسلہ میں انتشار و افتراق کا شکار ہو چکا ہے' خواہ وہ اس کے اعتقادی معاملات ہوں یا نظریاتی و فکری مسائل ہوں یا سیاسی و معاشرتی مقاصد ہوں' الغرض تمام مسائل میں ہمارے رہنماؤں کی رائیں مختلف ہیں اور وہ ایک دوسرے کی تنقید اور تحقیر بلکہ گمراہ قرار دینے کے کام میں لگے ہوئے ہیں وہ ایک دوسرے کی حقیقت حال سے بخوبی واقف و آگاہ ہوئے بغیر ایک دوسرے کو گمراہی کے راستے پر چلنے والا قرار

دے رہے ہیں' انہیں میں بعض وہ ہیں جو محبت رسولؐ کا دعویٰ کرکے اپنے متبدعانہ طریقہ سے اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو توہین رسولؐ کا مرتکب اور کافر قرار دیتے ہیں اور بعض لوگ اپنے آپ کو حدیث شریف کا خالص پیروکار قرار دے کر تقلید فقہی کو گمراہی اور کفر و شرک کے مماثل قرار دیتے ہیں اور ایک دوسرے سے باہم دست و گریباں ہیں' پھر اس ٹکراؤ میں ایسے سخت الفاظ اور خارج اسلام قرار دینے والی بعض اصطلاحات سے بھی گریز نہیں کرتے' اس طرز عمل سے ایسی ایسی دشمنی پیدا ہوتی جارہی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنے اور اللہ و رسولؐ کے نام پر جمع ہونے کے لئے بھی تیار نہیں' اس طرح امت اسلامیہ پارہ پارہ ہوتی جارہی ہے۔

اس گروہی عداوتوں کی سنگینی و نزاکت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب یہ سلسلہ کسی غیر

پوری دنیا میں ایک چوتھائی حصہ انہیں کا ہے پھر بھی دنیا کی دیگر طاقتوں کے مقابلہ میں ان کا کوئی وزن نہیں ہے۔ جس کے باعث دیگر قوتیں مسلمانوں کے ساتھ ذلت آمیز اور توہین و تحقیر کا سلوک کررہی ہیں' آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت امت اسلامیہ پورے عالم اسلام کے اندر مختلف زاویوں کی بنیاد پر باہم برسرپیکار و طاقتوں میں منتشر ہوچکی ہے۔ اور ہر جماعت اپنے ماحول' اپنے انداز فکر' اپنے لیڈروں اور پیشواؤں کی ذہنیت سے پیدا ہونے والے خاص حالات و کیفیات کی تابع و مطیع ہوچکی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ امت باہم اختلاف و انتشار کا شکار ہے۔

طریقہ کار' طرز عمل اور طور و طریق میں فرق و اختلاف انداز فکر کے فرق سے آتا ہے اسی طرح ماحول اور اسلامی کام انجام دینے والوں کے ذہن و مزاج کے فرق سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک مسئلہ طبعی و فطری فرق کا ہے اس سے تو مفر نہیں' مگر یہ فرق جب مخصوص مخالفت اور جماعتی و گروہی مخاصمت کا رنگ اختیار کرلے تو ٹکراؤ اور تصادم کی صورت اختیار کرلیتا ہے پھر یہ امت کے لئے ایک خطرناک شکل اختیار کرسکتا ہے' ایسی صورت میں وہ دوسروں کی تعمیر کو تخریب سے بدلنے کا سبب بن جاتا ہے اور بالآخر یہی اسلام کے وجود کو مٹانے اور اس کے خدوخال اور اثرات و نتائج کو مسخ کرنے کا سبب بن سکتا ہے چنانچہ اسلامی سوسائٹی کی ہر طاقت دوسری طاقت کے خلاف تخریبی کارروائی کرتی رہے گی تو امت زوال سے محفوظ نہیں رہ سکتی اور دونوں متحارب گروہ ایک دوسرے کی تباہی کا باعث بنیں گے' لیکن افسوس ہے کہ امت کے کام کرنے والے عموماً" اس تخریبی کارکردگی کو صالح معاشرہ کی تشکیل کے لئے ضروری سمجھ کر اختیار کرتے رہتے ہیں' حالانکہ یہ ایسا خطرناک چلن ہے جو کسی بھی تعمیری کام میں کامیابی حاصل کرنے کا موقع نہ دے گا' مسلمانوں سے متعلق مسائل میں آج جو چیز سب سے زیادہ دشواری و اسلامی ملک میں شروع ہوجائے جیسے ہندوستان و برطانیہ وغیرہ اس سے اکثریت کے لوگ یعنی غیر مسلم اسلام کے بارے میں یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ مذہب اسلام باہمی نزاع عداوت و دشمنی اور تخریب کاری کا مذہب ہے' اور یہ باہمی اتحاد و اشتراک اور آپسی تعاون و حمیت کا مذہب نہیں ہے۔

وہ یہ دیکھتے ہیں کہ فکری و اجتہادی میدان میں بھی مسلمان مختلف جماعتوں میں ایسے بٹے ہوئے ہیں کہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں اور ایک دوسرے کو جادہ مستقیم سے منحرف بلکہ اسلام سے برگشتہ قرار دینے میں بھی ہچکچاتے نہیں ہیں' اور اس دشمنی کو برسرعام ظاہر کرتے ہیں ظاہر ہے کہ اس طرح غیروں کی نظر میں اسلام کی تصویر مسخ ہوکر سامنے آرہی ہے۔

یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ ہمارا مشغلہ صرف منفی اور سلبی ہوکر رہ جائے اور اس کے بعد ہم تعمیر کا خواب دیکھتے ہیں جبکہ ہمارے دشمن جدوجہد باہمی اتحاد و اشتراک اور یکجہتی سے اپنا مقصد حاصل کررہے ہوں اور وہ ان چیزوں کی تیاری میں لگے ہوں جنہیں وہ اپنے حق میں بہتر تصور کرتے ہیں' ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمام اسلامی حکومتیں باہم معمولی اور حقیر اختلافات کا شکار ہوچکی ہیں' وہ ایک دوسرے کی دشمن ہیں' اور اس دشمنی کی وجہ سے ان میں دشنام طرازی کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ آگے چل کر یہی اختلاف عداوت اور نزاع کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ عراق و کویت کی جنگ اس کی سب سے واضح مثال ہے جس کے پس پردہ ہم کو محض ایک علاقہ کے اس طرف یا اس طرف ہونے کے مسئلہ سے خدمت اسلام یا حصول حق کا کوئی مقصد نظر نہیں آتا' ایسا ممکن تھا کہ کویت و عراق ایک گول میز کانفرنس کرکے باہمی گفت و شنید سے اپنے مسائل حل کرلیتے اور ان تعلقات و روابط کا پاس و لحاظ کرلیتے جو ان کو جغرافیائی اعتبار سے بھی اور اسلامی نقطہ نظر سے بھی آپس میں مربوط کرتے ہیں' کیونکہ جب مقصد تعمیر اور مشکلات کے حل کی تلاش ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایک فریق اسلام کی شہرت اور ساکھ کو باقی رکھنے کی خاطر اپنے ایک بھائی کے لئے اپنے حق سے دستبردار ہوجائے۔ جبکہ مسئلہ دو بھائیوں کا ہے نہ کہ دو دشمنوں کا........ یہی بات ہم کو عالم اسلامی کے اکثر جھگڑوں میں نظر آتی ہے' ان سب معاملات کا کام کرنے والوں کی نگاہ میں کام کے بجائے کام کی نسبت زیادہ اہم ہوگئی ہے' خواہ وہ اسلام کے لئے کام کرنے والے ہوں یا قوم و عوام کے لئے' ہر شخص کام کی نسبت کو اپنی طرف کرنا چاہتا ہے اور وہ اس راستہ سے شہرت و اقتدار کا خواہاں ہے' آج اسلام کے لئے کام

کرنے والوں کی عادت یہ ہو چکی ہے کہ وہ ایسی نگاہ رکھتے ہیں جو دوسروں کی غلطیاں دکھائے اور ان کی خطائیں ظاہر کرے' اس طرح وہ اپنی خوبیوں کو نمایاں کرکے پیش کرتے ہیں اور دوسروں کے خلاف برابر پروپیگنڈہ کرتے ہیں' وہ حق کو انہیں کوششوں اور خدمتوں میں محدود قرار دیتے ہیں جو وہ انجام دے رہے ہیں' گویا اسلام کا وجود انہیں سے وابستہ ہے' وہ محفوظ و مامون ہیں تو اسلام بھی محفوظ ہے اور وہ خطرہ میں ہیں تو اسلام بھی خطرہ میں ہے۔

آج نہ ہماری زندگی مثالی اور قابل تقلید رہی اور نہ ہمارے اعمال سنت نبویؐ کے مکمل مطابق و موافق' پھر مثالی طریقہ کی طرف اپنے کو منسوب کرکے اسلام کو کیوں بدنام کرتے ہیں ہمارا مقصد اصلی تو کبھی ہوتا ہے جاہ و منزلت' اور کبھی ہوتا ہے اپنے گروہ کو برتری و عظمت اور کبھی اپنے نقطہ نظر کی عصبیت اور ہم اس کو اسلام کے نام کے سہارے خالص حق اور دوسرے کو خالص باطل قرار دیتے ہیں' یہ تو اسلام کے ساتھ سراسر زیادتی ہے اور یہ خالص انفرادی فائدہ اور ذاتی مقاصد کے لئے اسلام کو استعمال کرتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے تاکید فرمائی ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کا احترام کریں' ہر صاحب حق کو اس کے حقوق دیں' باہمی خیر خواہی سے کام لیں اور مدد کریں' ایک دوسرے سے حسد' بغض' عداوت نہ کریں' خداوند قدوس نے اس کا مسلمانوں کو حکم دیا ہے یہاں تک کہ کفار تک کے ساتھ...... بہتر سلوک کرنے کو کہا ہے۔ قرآن میں ہے :

(سورہ مائدہ)

(ترجمہ) "اور ہرگز کسی قوم کی دشمنی کہ اس نے تم کو مسجد حرام سے روکا' تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس پر ظلم و زیادتی کر بیٹھو' تم نیکی و تقویٰ پر ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ و سرکشی پر تعاون نہ کرو اور خدا سے ڈرو' بلاشبہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"

یہ وہ سماوی تعلیمات ہیں جو ہمارے لئے حق کو ہر چیز پر ترجیح دینا لازم قرار دیتی ہیں۔

اس وقت سب سے مقدم اسلامی کام یہ ہے کہ ہم اندھا دھند ایک دوسرے کی مخالفت و مخاصمت سے اسلام کو بچائیں ہم خود تعمیری کام میں لگیں اور دوسروں کی لغزشوں کو تلاش کرنے اور ان کی مذمت میں لگے رہنے پر وقت ضائع نہ کریں اور ہر اس چیز سے پرہیز کریں جو ہم میں افتراق و انتشار اور باہمی بغض و عداوت پیدا کرے اور جو قومی و حکومتی سطح پر تصادم اور ٹکراؤ کے امکانات پیدا کرے۔ **واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ** (بلا شبہ اللہ اپنے بندہ کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے) ۔

○

احسان

مولانا غلام رسول کھوکھر

فیاضانہ معاملہ کرنا کسی کام کو خوبی اور عمدگی سے سرانجام دینا "احسان" کہلاتا ہے۔ اسی لئے فرائض میں کسی خدمت کی ادائیگی اگرچہ اطاعت ہے مگر اس خدمت کو پوری استطاعت اور دلی لگاؤ سے کرنا سب سے اعلیٰ اطاعت ہے اور یہی "احسان" ہے جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تاکہ ہر عمل صالح خلوص و محبت سے سرانجام پائے۔ احسان دراصل عدل کا حسن و جمال ہے جو عمل زندگی میں چاشنی اور خوشگواری پیدا کرتا ہے جب کسی کو اپنے حق سے کچھ زائد ملتا ہے تو اس کے دل میں محسن کے لئے محبت اور کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ یہی چیز دشمن کو دوست بنا لیتی ہے اور یہی نسخہ میاں بیوی کے معاملات بہن بھائیوں کے سلوک رشتہ داروں کے تنازع اور دوست احباب کے تعلقات میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے خلوص و محبت سے سرانجام دی ہوئی ہر نیکی "احسان" کہلاتی ہے اور اگرچہ کسی کی مدد کرنا نیکی ہے لیکن کم از کم بات جو نیکی کے دائرہ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان برائی سے باز رہے اور اور یہی وہ صدقہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس احسان کے اجر کو ضائع کر دیتا ہے جو بعد میں جتایا جائے۔ احسان خواہ کتنا بڑا ہو اگر اس کے بعد جتایا جائے تو اس سے کہیں یہ بہتر ہے کہ دوسرے کی دلجوئی کے لئے چند میٹھے الفاظ منہ سے نکلیں یا کسی ناگوار بات پر چشم پوشی سے کام لیا جائے۔ سزا میں احسان اور بھلائی سے کام لیا جائے' حتیٰ کہ جانور کو ذبح کرنا ہو تو تیز چھری سے کیا جائے اور ٹھنڈا ہونے پر کھال اتاری جائے۔ اللہ تعالیٰ پورے خلوص کے ساتھ احسان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

شیخ محمد یوسف صاحب سے اظہار تعزیت

شیخوپورہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہمدرد جناب شیخ محمد یوسف صاحب کے نوجوان بیٹے محمد اسمٰعیل کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا عالم صاحب' حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب' حضرت مولانا محمد الیاس صاحب' حاجی علی محمد گجر صاحب و دیگر احباب نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں محمد اسمٰعیل کی وفات پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی ہے' اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

حسد نیکیوں کو برباد کردیتا ہے

محمد سعید علوی، چکوال

اس حقیقت سے کون انکاری ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق کو ایک طرز پر یا ایک رنگ میں پیدا نہیں فرمایا اور جب جملہ مخلوق کی پیدائش پر غور کیا جائے تو انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور خالق کل کی کاریگری کی تعریف میں انسان سر بسجود ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ باری تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی دو ٹانگوں والا ہے' کسی کی چار ٹانگیں ہیں' کوئی ہوا میں اڑتا ہے' کوئی پانی میں تیرتا ہے اور کوئی زمین پر پیٹ کے بل رینگتا ہے۔ انسان پر اللہ جل شانہ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے اسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا اور دنیا کی ہر چیز اس کے تابع فرمان کردی۔ حتیٰ کہ سورج' چاند اور ستاروں کو علیحدہ علیحدہ صفتیں عطا کر کے انسان کی خدمت پر مامور فرمایا۔ حیوانات' نباتات اور معدنیات ان میں سے ہر ایک میں نمایاں فرق رکھا۔ یہ سب اس کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے ایک پرندہ دوسرے پرندے سے بالکل مختلف ہے' اسی طرح درندوں اور چرندوں کو بھی مختلف شکلیں عطا کیں۔ نباتات و معدنیات میں سے سونا' تانبا' قلعی چاندی وغیرہ ہر ایک اپنی اپنی علیحدہ علیحدہ صفت' رنگ اور وزن رکھتا ہے' پھر اگر آپ کسی باغ یا باغیچہ میں جائیں تو وہاں بھی آپ کو اللہ عزوجل کی شان مختلف قسم کے پودوں' درختوں' پھلوں اور رنگ برنگ کے پھولوں میں نظر آئے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک معمولی بیج کا دانہ مٹی میں مل کر اللہ شانہ کے حکم سے کیا رنگ دکھاتا ہے۔ اس ذات و برکات کے آگے انسان کی بے بسی ملاحظہ فرمایئے کہ اس ترقی کے دور میں جبکہ انسان نے اپنی آسائش و تباہی دونوں کے لئے کیا کیا سامان مہیا نہیں کرلئے اپنی تمام طاقتوں کو بروئے کار لاکر بھی ایک معمولی سے معمولی پھول کی پتی کی تخلیق نہیں کرسکتا۔ انسان خود شکل و شباہت' رنگ ڈھنگ' عادات' اطوار اور عزت و مرتبہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ان میں کوئی خوبصورت ہے تو کوئی بدصورت' کوئی امیر ہے تو کوئی غریب' کوئی عقلمند ہے' تو کوئی بے عقل کوئی کسی کے ہاں اولاد ہے اور کوئی بغیر اولاد کے یہ سب اللہ جل شانہ کی حکمتیں ہیں جن کو وہ علیم و خبیر خود ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ جس پر چاہے انعام و اکرام کی بارش کرے اور جس پر چاہے سب کچھ چھین لے۔ یہاں کی سب چیزیں چند روزہ ہیں ان کا ساتھ عارضی ہے انسان کا ہمیشہ کا تعلق تو اس خالق سے ہے جس نے اسے پیدا فرمایا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے خالق کے پاس لوٹ کر نہیں جائے گا۔ قدرتی طور پر ہر چھوٹے انسان میں بڑا اور غریب انسان میں امیر بننے کی خواہش موجود ہے۔ اگر یہ خواہش کسی اصول کے دائرہ میں رہ کر پروان چڑھے اور پوری ہو تب تو بہت اچھی بات ہے' لیکن لوگوں میں یہ خواہش دوسروں کی امارت عزت اور مرتبہ دیکھ کر بیدار ہوتی ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنے کے لئے جائز و ناجائز حربہ استعمال کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اور تو اور وہ صاحب کمال اور صاحب نعمت لوگوں کو دیکھ دیکھ کر جاتے ہیں اور ان کے زوال نعمت اور کمال کی خواہش دل میں رکھتے ہیں' ان کا ایسا کرنا حسد کہلاتا ہے جو کہ ایک بہت بڑی لعنت ہے' انسان کو چاہئے کہ وہ بجائے اسودہ حال لوگوں کو دیکھ دیکھ کر جلنے اور کڑھنے کے ان سے سبق حاصل کرے اور جس طرح انہوں نے دن رات ایک کرکے اپنا موجودہ مقام حاصل کیا ہے۔ اسی طرح دگنی اور چوگنی محنت و ہمت کرکے ان سے ایک آدھ قدم آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اپنی تقدیر کو کوسنا اسودہ حال لوگوں کو دیکھ کر جلنا اور ان کے زوال آسودگی کی خواہش رکھنا کسی مذہب میں روا نہیں۔ چہ جائیکہ ہمارے مذہب اسلام میں جس ۔ سب سے پہلا سبق یہ ہے کہ ہر چیز اللہ کی ملکیت ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والی ہے۔ حسد ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے قرابت داروں کے درمیان بھی ناچاقی پیدا ہوکر جذبہ انانیت اور خودسری بیدار ہوتا ہے اور محبت نفرت میں بدل جاتی ہے' اسی حسد سے بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوجاتا ہے' سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی فرد کی ترقی پر جلنا اور تنزلی پر خوش ہونا واقعی انسانیت کا شیوہ ہے؟ قطعی ایسا نہیں صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا وہی مستحق ہے جو دوسروں کی کامیابی اور خوشیوں کو مسرت کے ساتھ دیکھے اور کسی کو دکھ تکلیف میں دیکھ کر افسوس کرے اور جہاں تک ہوسکے اس کی ہر طرح مدد کرے اور اللہ جل شانہ سے اس پر رحم کے لئے دعا مانگے' نہ تو خوشی دائمی ہے اور نہ ہی دکھ اور مصیبت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "پاک وہ ذات ہے جو مصائب کے ذریعے رحم کرتی ہے اور انعامات کے ذریعہ آزمائش کرتی ہے اور یہ سب تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔" سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان آخر اتنا خود غرض کیوں ہے مال و دولت' عزت و صحت جاہ و حشمت' علم و حکمت' جیسی نعمتیں تو اللہ جل شانہ کی ہی طرف

سے ملتی ہیں وہ جسے چاہے اسے ان نعمتوں سے مالا مال کردے۔ اور جس سے چاہے چھین لے کسی کی کیا مجال جو کوئی دم مار سکے ان حالات میں اگر کسی صاحب نعمت کو کوئی دیکھ کر جلے کڑھے اور حسد کرے تو یہی سمجھا جاسکتا ہے کہ اسے اللہ جل شانہ کی منشاء پر اعتراض ہے۔ (نعوذباللہ) اس کے علاوہ جلنے والے کا اور مطلب ہی کیا ہوسکتا ہے؟ حسد کرنے سے صاحب نعمت کا تو کچھ بھی نہیں بگڑتا البتہ حاسد خود ہی حسد کی آگ میں جل جل کر فنا و برباد ہوجاتا ہے۔ حاسد کے لئے نہ اس دنیا میں چین اور نہ ہی اگلے جہاں میں آرام۔ یہاں اسے حسد کی آگ میں جلنا ہے تو وہاں وہ آدمی دوزخ کی آگ میں جلے گا' مطلب یہ کہ اس کے دونوں جہاں خراب۔ حاسد کے چہرے پر ہمیشہ خداوندتعالی کی طرف سے لعنت برستی ہے' اسے حسد سے اپنے آپ کو نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

کوشش کیوں نہ کرے' لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتا' اس معاملہ میں وہ بالکل بے بس ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہیں کرسکتا' حاسد اپنی نازیبا حرکات کی وجہ سے دوسروں میں ذلیل و خوار ہوجاتا ہے اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں' اگر صرف جلتے رہنے اور حسد کرنے سے دوسروں کی خوبیاں' ان کا مال و متاع و جاہ و حشمت ہماری طرف منتقل ہوجاتیں تو یہ ایک اچھی بات تھی' لیکن معاملہ تو اس کے بالکل برعکس ہے۔ ایک ذرہ بھی اللہ جل شانہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی دوسروں کی چیزیں اس طرح اپنائی جاسکتی ہیں' حسد کرکے الٹے ہم اپنی دنیا و عاقبت دونوں خراب کرلیتے ہیں' حاسدوں کی تمام زندگی رنج و افسوس میں گزرتی ہے۔ صاحب نعمت اور صاحب کمال لوگوں کو دیکھ کر جلنے حسد کرنے اور ان کا بدخواہ ہونے سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کوئی ذلیل عمل نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد سے بچو' کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو۔" ثابت ہوا کہ حسد جیسی نامراد شئے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم صاحب نعمت اور صاحب کمال لوگوں سے بجائے حسد کرنے کے محبت کریں اور اپنی تمام کوشش ان سے بہتر یا کم از کم اگر نیک نیتی پر مبنی ہو تو کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اور ضرور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلتا ہے کوشش کرنے والوں کے ساتھ اللہ جل شانہ کی رحمت بھی شامل ہوتی ہے۔ عام طور پر سوسائٹی اور ماحول کا اثر انسان بہت جلد قبول کرتا ہے' جیسے ہم سے افعال و اعمال سرزد ہوتے ہیں ویسے ہی ہماری عادتیں بنتی ہیں' ہمارا جسم' دل اور دماغ یہ سب ہمارے خیالات کے مطیع اور فرمانبردار ہیں عادات اور خیالات کا دامن چولی کا ساتھ ہے' اس طرح اگر یہ کہا جائے کہ عادتوں کا دوسرا نام زندگی ہے جو ایک مختصر سی ہے' خلق خدا کی بھلائی اور خدمت میں گزرے تو یقین جانئے کہ آپ کے دونوں جہاں بہتر۔ حضرت تبعیہ بن برہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کو یہ فرماتے سنا "دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے اور دنیا میں برائی والے آخرت میں برائی والے ہوں گے۔" ہمارا دین ہمیں حسد سے بالکل کنارہ کشی سکھاتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بزرگان دین اور علماء کرام جنہوں نے اپنی زندگیاں مخلوق اللہ کی بھلائی کی خاطر وقف کررکھی ہیں اور قرآن و حدیث کی تعلیم کو عام کرنا اپنا شعار بنا رکھا ہے ان کی صحبت میں بیٹھ کر دین کی باتیں سیکھیں' ان پر عمل کریں' اور صحیح معنوں میں مسلمان کہلوانے کے حقدار بنیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ دینی علم کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں حسد ان کے نزدیک بھی نہیں بھٹکتا اور وہ صحیح معنوں میں اللہ کے بندے ہوتے ہیں۔ آخر میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم تمام مسلمانوں کو حسد جیسی لعنت سے محفوظ رکھے۔ (آمین ثم آمین)

آزاد نظم

نذیر قیصر صاحب

قسم شاخ زیتون کی......
امن کے شہر کی
میری راتوں کے پیالے میں' دن
قطرہ قطرہ
لہو بن کر گرتا ہے
صبحوں کی دہلیز پر
سولیوں سے گلے مل کے روتی ہوائیں
ترا راستہ دیکھتی ہیں
قسم شاخ زیتون کی
امن کے شہر کی
اور لہو میں بکھرتے پروں کی
سبز گنبد سے کوئی کرن بھیج دے
کوئی حرف سخن بھیج دے
سانس لیتی ہوئی صبحوں کی قسم
آئیں گے شاخوں میں گلاب

موسم درد گزر جائے گا
شبنمی ہاتھ اندھیرے کی گرہ کھولیں گے
آئینہ چہروں سے بھر جائے گا
چاند مہکے گا
ستاروں پر قدم رکھ کے
صبا گزرے گی
سبز گنبد سے کرن اترے گی

توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔علمائے کرام ترامیم کے سلسلے میں مشاورتی اجلاس میں شرکت سے گریز کریں۔توہین رسالت کے قانون کا اطلاق صرف عیسائیوں پر ہی نہیں مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے۔انبیائے کرام کی توہین کے مرتکب کے لئے سزائے موت بھی ناکافی ہے

اخبار ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے اجلاس میں مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علمائے کرام کی اپیل

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے حکومت پر واضح کیا کہ توہین رسالت کے قانون کے سلسلے میں نہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم اور نہ اس کو غیر موثر بنانے کے لئے طریقہ کار میں کسی قسم کی تبدیلی کی اجازت دی جائے گی۔ اگر حکومت نے عیسائیوں یا امریکہ اور مغرب کے دباؤ پر ایسا کوئی فیصلہ کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کے پلیٹ فارم سے پاکستان کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے اشتراک سے حکومت کے اس اقدام کے خلاف تحریک چلانے سے گریز نہیں کرے گی، کیونکہ یہ مسئلہ اسلام کی بقا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کا ہے۔ پاکستانی قوم ہر چیز برداشت کرسکتی ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کسی قسم کا حرف برداشت نہیں کرسکتی۔ اپنے ملک میں ملکہ کی توہین پر سزا دینے والوں کا پاکستان میں انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین پر سزا دینے کو انسانی حقوق کے خلاف قرار دینا احمقانہ فعل کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ پاکستان میں رہنے والی تمام قومیں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ پاکستان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے والوں کو کسی طرح بھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قانون میں تبدیلی کرکے کسی مجرم کو بچانے کی کوشش کی گئی تو مسلمان خود ہی توہین رسالت کے مجرمین کو سزا دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ توہین رسالت کے قانون کے نفاذ کے لئے عیسائیوں اور یہودیوں کو مطمئن کرنا یا ان کو راضی کرنا مسلمان کے لئے ضروری نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے واضح اعلان کردیا کہ "یہود و نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ تم ان کا دین اختیار نہ کرلو۔" اس لئے مجلس شوریٰ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ حکومت کی جانب سے بلائے گئے کسی ایسے اجلاس میں شریک نہ ہوں جس میں اس قانون یا اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کے لئے مشاورت کی جارہی ہو اس قسم کے تمام اجلاسوں کا مکمل بائیکاٹ کرکے علاوہ واضح کریں کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم یا تبدیلی کے لئے بات چیت کی بھی گنجائش نہیں اور نہ ہی اس بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔ ہم عیسائیوں پر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ یہ قانون صرف عیسائیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے بھی ہے۔ اگر کسی مسلمان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام یا دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کرنے کی جسارت کی تو پاکستانی مسلمان اس قانون کے تحت اس کو بھی سزائے موت دلوا کر رہیں گے۔ اور اگر حکومت نے پس و پیش سے کام لیا تو مسلمان اس کا خود انتظام کریں گے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین پر ہماری نظر میں صرف سزائے موت ہی کافی نہیں بلکہ ایسے افراد کو ایسی عبرتناک سزائیں دی جائیں کہ تاریخ اس سے عبرت حاصل کرے۔ قادیانی، عیسائی، یہودی اور امریکہ اگر اس قانون کو ختم کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ ہم امریکہ اور مغربی ممالک پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان کے مذہبی معاملات میں مداخلت بند کردیں۔ ورنہ مسلمان مجبور ہوں گے کہ وہ ان ممالک کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کریں۔ اجلاس میں صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ، وزیر اعظم نواز شریف، وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس قانون کے سلسلے میں پالیسی بیان واضح طور پر جاری کریں اور اس میں ترمیم کے سلسلے میں مشاورتوں کا سلسلہ بند کرکے دو ٹوک اعلان کریں کہ اس میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جائے گی۔ اجلاس میں عیسائی برادری سے اپیل کی گئی کہ وہ امریکہ اور مغربی ممالک کے آلہ کار بن کر توہین رسالت کے سلسلے میں احتجاج سے گریز کریں اور مسلم اکثریت کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اجلاس میں بھارت کی جانب سے ایٹمی دھماکے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسلامی حکومت کے مطابق دفاعی تیاری کے لئے بھرپور اقدامات کرے۔

اجلاس میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا نور الحق نور، مولانا قاضی عبدالمالک، مولانا بشیر احمد، حاجی بلند اختر نظامی، حاجی فیض احمد، حاجی سیف الرحمٰن، حکیم محمد یونس، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ حافظ محمد عابد، میاں خان محمد سرگانہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی عزیز الرحمٰن، قاری محمد یوسف عثمانی وغیرہ نے شرکت کی۔

تعزیت بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ طارق محمود نے ایک اخباری بیان میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جہلمی اکابر علمائے حق کی حسین یادگار اور تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے' تحریک ختم نبوت کے لئے دامے' درمے سخنے قدمے کوشاں رہتے۔

انہوں نے مولانا کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ اور دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کی خدمات جلیلہ کو قبول فرماتے ہوئے انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں۔ ان کے مدارس و مساجد کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

سیدنا حسینؓ کی یاد میں تقریب

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قصر ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ میں سید الشباب اہل الجنۃ' نواسہ رسولؐ' جگر گوشہ بتولؓ سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی یاد میں تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا عزیز الرحمن لودھروی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی پروفیسر ظفراللہ خطیب خالد مسجد کیوری گراؤنڈ لاہور کینٹ تھے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خاندان اور اولاد کی قربانی دے کر قیامت تک آنے والی نسلوں کو بتلادیا کہ حق کی خاطر اپنی جان' مال' عزت و آبرو کی قربانی دے دی جائے' لیکن غلط کار حکمرانوں کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ مہمان خصوصی مولانا ظفراللہ شفیق نے کہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آخر وقت تک قرآن پاک کی تلاوت اور نماز کو ترک نہیں کیا۔ اسوۂ حسینی امت مسلمہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد منانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک اور نماز کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ مرزا قادیانی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت عظام کی توہین کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بہتر قرار دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی گستاخانہ عبارات پر مشتمل کتب کو ضبط کیا جائے۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرائے بازار کے زیر اہتمام بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا عبیداللہ انور نے خطاب کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی جنگ اصولوں پر مشتمل تھی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کرکے بتلادیا کہ خلافت راشدہ کا دور حق اور سچ تھا اگر غلط ہوتا تو واقعہ کربلا کا رونما نہ ہوتا۔

پاکستان میں اسلام کے نظام عدل کا نفاذ ہی تمام مسائل کا حل ہے' تاجرانہ سیاست اور منافقانہ قیادت نے قوم کو تباہی کے کنارے پر پہنچادیا ہے

(مولانا سید عبدالمجید ندیم)

عالمی مجلس تحفظ حقوق اہلسنت و جماعت اور ورلڈ اسلامک موومنٹ کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا پاکستان کو اسلام نے بنایا اور استعمار کے وفادار مسلمانوں نے یہاں تو صرف اسلام کی حاکیت کا راستہ روکا بلکہ اس کے گھر میں انتشار و منافقت کو ہوا دے کر عیسائیت کے فروغ کا راستہ ہموار کیا۔ وہ یہاں عظمت قرآن کانفرنس میں شرکت کے لئے کوئٹہ پہنچنے پر اخبار نویسوں سے باتیں کررہے تھے۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ یہ قوم کی تاریخی بدقسمتی ہے کہ یہاں سیاست برائے خدمت نہیں' برائے تجارت ہوتی ہے اور منافقانہ قیادت کی تضاد عملی نے قوم کو تباہی کے کنارے پر لاکھڑا کیا ہے۔ انہوں نے مذہبی تنازعات کو اسلام دشمن قوتوں کی گہری سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ صرف پاکستان میں ایسی صورتحال پیدا کی گئی ہے جس سے ملت اسلامیہ کی مرکزیت کو سبوتاژ اور اس کا شیرازہ بکھیر کر بے وزن رکھا جائے تاکہ من مانے فیصلوں کے نفاذ سے کسی رد عمل کی گنجائش نہ رہے' انہوں نے کوئٹہ میں ہونے والی قرآن کریم کی اہانت کے واقعہ کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے تاکہ ایسے واقعات کے رد عمل میں انتشار و منافقت کے شعلوں کو ہوا دی جاسکے اور ملک و قوم کے امن و سکون کی صورتحال بد سے بدتر ہو۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ پوری ہوشمندی اور تدبر سے ایسے عناصر کا کھوج لگانا انتظامیہ کی اولین ذمہ داری ہے جو اسلام دشمن قوتوں کے آلہ کار بن کر ہماری قومی زندگی کو نذر آتش کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے تو کبھی کسی مذہبی کتاب کی اہانت کا تصور بھی نہیں کیا یہاں تک کہ بائبل اور وید کو بھی اہانت کا نشانہ نہیں بنایا لیکن جو عناصر قرآن کریم کے تقدس کو پامال

کرنے کا جرم کرتے ہیں انہیں مثالی سزا ملنی چاہئے تاکہ آئندہ ایسی جسارت کا اعادہ نہ ہونے پائے۔

مولانا عبدالواحد قائم مقام امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کوئٹہ کی مساجد سے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

یہ اجتماع صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ۲۴ / اپریل کو قرآن حکیم کی بے حرمتی کے واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہے' یہ سانحہ جناح روڈ کے ایک ہوٹل میں پیش آیا جہاں ایک بدبخت شقی القلب شخص عبدالعزیز نے قرآن پاک کے ۲۱ پاروں کو شہید کرکے گندی نالی میں پھینک دیا' موقع پر مسلمان پہنچ گئے انہوں نے گندی نالی سے قرآن پاک کے اوراق کو محفوظ کیا اور شقی القلب شخص کو پولیس کے حوالے کردیا' ملزم نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔ اس سانحہ پر مسلمانوں میں شدید رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ان کے جذبات مجروح ہوئے' یہ اجتماع اس ناپاک جسارت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پولیس اس گھناؤنے فعل کا صحیح کھوج لگائے' شیطانی فعل کے پیچھے کارفرما اسلام دشمن قوتوں کے مذموم اور ناپاک مقاصد کو بے نقاب کرے' ملزم اور اس کی پشت پر کارفرما قوتوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

اگر حکومت نے اس سلسلے میں لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تو صوبہ کی دینی قوتیں سخت لائحہ عمل مرتب کریں گی۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کیونکہ قرآن کریم کی بے حرمتی کرنے والا مرتد ہے اور مرتد کی شرعی سزا موت ہے اس لئے ملزم کو سزائے موت دی جائے۔

بشپ جان جوزف کے قتل کی گہری سازش

لاہور (پ ر) بشپ جان جوزف کو ایک گہری سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے جس کا مقصد پاکستان میں عیسائی مسلم فساد پیدا کرنا ہے۔ ہم ایسی کسی سازش کو پاکستان میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس امر کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود اور مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ بشپ جان جوزف کاروباری طور پر بہت پریشان رہتے تھے۔ ان کی ستیانہ روڈ فیصل آباد میں "ناصر گارمنٹس" کے نام سے ایک بڑی فیکٹری ہے جہاں سے تیارہ کردہ مال بیرون ملک بھی جاتا ہے۔ یہ فیکٹری چند سالوں سے مسلسل خسارے میں جاری تھی۔ مزید براں انہوں نے سینکڑوں لوگوں سے امریکہ کا ویزا لگوانے کی خاطر بھاری رقوم حاصل کی ہوئی تھیں۔ اس سلسلہ میں ان کا کئی لوگوں سے متعدد مرتبہ جھگڑا بھی ہوا اور معاملہ تھانہ تک بھی گیا۔ ایک مرتبہ مقامی صوبائی وزیر نے بھی انہیں ان رقوم کی واپسی کے لئے کہا تھا۔ متاثرہ لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں ثبوت کے ساتھ وزیراعظم ہاؤس کو خطوط لکھے ہیں' مگر بشپ کے اثر و رسوخ کی بنا پر ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بشپ جوزف کی تحقیقات ہائی کورٹ سے کرائے تاکہ اس سازش سے پردہ اٹھ سکے۔

ختم نبوۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں' (ادارہ)

بشپ کا ناجائز اقدام

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی بلند اختر نظامی' علامہ ابن مسعود ہاشمی نے ایک مشترکہ بیان میں تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے لئے فیصل آباد کے بشپ کی خودکشی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسیحی اقلیت بیرونی آقاؤں' لادین لابیوں' نام نہاد انسانی حقوق کے بزعم خویش چیمپئن کے ہاتھوں میں استعمال کرنے کے بجائے اپنے ہم مذہب بھائیوں کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں دریدہ دہنی سے روکے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمی سطح پر سرپرستی کرنے' اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو "عقیدہ کے اظہار سے تعبیر کرنے" پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پاکستان کے مذہبی معاملات میں مداخلت بند کرے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانان پاکستان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ ملک دشمن لابیاں پاکستان میں مسیحی مسلم تصادم کی راہ ہموار کرکے ملک عزیز میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت واضح اور غیر لچکدار رویہ اختیار کرتے ہوئے ناموس رسالت کے قانون کو من و عن برقرار رکھنے کا اعلان کرے۔ اگر حکومت گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کو ختم کرنے کا اعلان کیا تو ملک بھر میں زبردست تحریک چلائی جائے گی' نیز انہوں نے مطالبہ کیا کہ فیصل آباد میں کلمہ طیبہ کی توہین کرنے والے خطاکاروں کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

قادیانیت میری نظر میں

"عقیدہ ختم نبوت' اسلامی ایمانیات کا بنیادی حصہ ہی نہیں' تاریخ و تمدن انسانی کا پر جمال کمال بھی ہے۔ جب تک انسانی عقل و شعور نے ارتقاء کی منزلیں سر نہیں کی تھیں' انسانیت معاشرہ عالمگیر بنیادوں پر استوار نہیں ہوا تھا۔ ہر سو جہالت کی گھپ اندھیری رات تھی' جسے اجالنے کے لئے مختلف ادوار میں وحی کے چراغ جلتے رہے۔ نبوت کے ستارے ابھرتے رہے اور رسالت کے قمر طلوع ہوتے رہے۔ ان کی روشنی چمکی اور خوب چمکی' مگر ضلالت کی شب تار اس وقت تک سحر نہ ہوئی' جب تک نبوت کے آفتاب جہاں تاب "سراج منیر" نے طلوع اجلال نہ فرمایا۔ ان کے ظہور قدسی سے سارے اندھیرے چھٹ گئے اور رب کائنات نے اعلان فرمادیا کہ اس آفتاب نبوت کی روشنی سارے جہانوں میں رحمت بن کر پھیلے گی۔ ان کی نبوت کسی قریہ' کوچہ یا سال و صدی تک محدود نہیں' بلکہ تمام انسانیت' تمام زمانوں کے لئے اب انہی کے در اقدس سے اخذ فیض کرے گی۔ اس پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہا جانا' اس بات کی دلیل ہے کہ اب انسانی تہذیب عالمگیر وحدت کی طرف بڑھے گی اور انسانی شعور اپنے کمال کو پہنچے گا۔

سراج منیر کے طلوع کے بعد بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ کسی چراغ یا ستارے کی ضرورت ہے تو اسے اپنی عقل کا علاج کرنا چاہئے اور اگر حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد بھی کوئی کسی اور نبی کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو اس کا خرمن ایمان یقیناً" جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔

ہر شخص اور ہر اس شخص کے متبعین' جنہوں نے اسلامی عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کیا ہے' نہ صرف انہوں نے اپنے ایمان تباہ کئے ہیں' بلکہ ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ قادیانیت نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ اسلام انسانی تہذیب کو اعلیٰ منزلوں کی طرف لے جانا چاہتا ہے لیکن انہوں نے ان راستوں کو مسدود کرنے کی کوشش کی ہے۔

میری نظر میں یہ لوگ (قادیانی) اسلام اور انسانیت دونوں کے دشمن ہیں

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مساعی قبول فرمائے جو سنت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تازہ کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔"

(جسٹس) میاں محبوب احمد

چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ' لاہور

قادیانیت سے اسلام تک

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

ایسے خوش نصیبوں کی ایمان پرور، فکر انگیز اور الم ناک داستان

- جو گمراہی اور ضلالت کے تاریک و عمیق گڑھے میں ارتداد و جہالت کی زندگی گزار کر اسلام کے پُر نور اور ابدی اُجالے میں آ گئے۔
- جو گھر کے بھیدی کی حیثیت سے قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔
- جس نے "جھوٹی نبوت" کے ایوانوں میں قیامت خیز زلزلہ بپا کر دیا۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔

جو اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانیت:

بے یقینیوں، مفروضوں، اندازوں، مجبوریوں، فریب کاریوں، دھوکہ دہیوں، دشنام طرازیوں، خوف و ہراس، تضاد و اضداد، اضطرابیت، بے سکونیت، الحاد و ضلالت، جہالت و وحشت، زندیقانہ، فحاشی و عریانی، قتل و غارت، غداری و تخریب، فتنہ و فساد، غدر و بغاوت، فسق و فجور، کبر و غرور، کفر و الحاد، ظلم و استبداد، نخوت و شقاوت، مصنوعی پارسائی، من گھڑت تاویلات، اسلام کی تذلیل و تکذیب، اسلام دشمن طاقتوں کا آلۂ کار، اور شرم و حیا سے عاری بدترین اخلاق باختہ جنسی سکینڈلز کا مذہب ہے۔

اظہارِ حق کی پاداش میں ان "مظلوموں" پر مصائب کے وہ پہاڑ ٹوٹے، اگر وہ دنوں پر وارد ہوتے تو راتیں بن جاتیں۔

اپنی نوعیت کی منفرد کتاب، جس کا مطالعہ وقت کا مطالبہ ہے۔

آیئے، پڑھیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجیے!

دیباچہ نگار

- حضرت مولانا اللہ وسایا ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل
- جناب مسکین فیض الرحمان مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن
- جناب حافظ شفیق الرحمٰن معروف کالم نگار روزنامہ "دن"
- جناب پروفیسر محمد ظفر عادل

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈیزائننگ • چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائٹل • صفحات : 564
قیمت / 200 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے خصوصی رعایت، قیمت صرف 100 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر) وی پی ہرگز نہ ہو گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان 514122

مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500